100
شرعی مسائل کا مجموعہ
مصنف
ابو البنات فراز عطاری مدنی
نظر ثانی
ابو احمد مفتی انس رضا قادری مدنی
حصہ 24
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

فہرست

• عقیدہ

• حدیث

• طہارت

• نماز

18) سجدہ شکر کے تیمم سے نماز
19) نماز میں سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا
20) بڑی راتوں میں وتر جماعت سے پڑھنا
21) مقیم امام نے مسافر کو خلیفہ بنایا
22) من یخشی کی جگہ من یخفی پڑھا
23) امام کے رکوع میں جانے تک نماز میں شامل نہ ہونا
24) مکروہ وقت میں نماز پڑھتے ہوئے قہقہہ
25) نفل کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد فجر کا وقت
26) امام صاحب مسجد آئیں مگر نماز نہ پڑھائیں
27) اذان میں قبلہ رخ نہ ہونا
28) بچے کے کان میں اذان دیتے وقت دائیں بائیں چہرہ کرنا
29) موجودہ حالات میں قنوت نازلہ پڑھنا
30) نماز کے بعد کپڑوں پر نجاست دیکھی
31) کعبہ کی چھت پر نماز
32) جہت کعبہ کی پہچان
33) قنوت نازلہ کا طریقہ
34) اندھیری رات میں تحری کر کے نماز
35) سجدہ تلاوت کے لئے تحری
36) سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے تکبیر
37) صرف اللہ کہنے سے نماز
38) نماز شروع کرنے کے بعد کسی نے اقتدا کی
39) قراءت میں پہلی دو رکعت کی تعین
40) نماز میں کس وقت انگلیاں کشادہ کریں

41) سمع اللہ لمن حمدہ کی ہ کو جزم

● روزہ

42) برتن ہاتھ میں ہو اور حاجت پوری نہ ہوئی ہو

43) روزہ کی شرائط

44) طلوع فجر کا علم ہونے کے باوجود شوہر سے جھوٹ

45) روزہ نہ رکھنے کی نیت سے سحری

46) روزہ میں ریکٹل رووٹ سے دوا لینا

47) سحری بھی نیت ہے

48) رات کو روزہ کی نیت کرکے صبح بدل دی

● زکوۃ

49) اپنے اکاؤنٹ سے کسی اور کی زکوۃ ادا کرنا

50) زکوۃ میں مؤکل کی نیت کا اعتبار ہے

51) مؤکل زکوۃ کی نیت کب کرے

52) شرعی فقیر کو قرض دار سے رقم لینے کا کہا

53) بغیر اجازت کسی اور کی زکوۃ دینا

54) فقیر کو قرض معاف کرکے زکوۃ شمار کرنا

55) اگر زیادہ رقم آگئی تو اس کی بھی زکوۃ

56) ایڈوانس زکوۃ دینے کے بعد نصاب کم

57) ایک سال سے زیادہ کی ایڈوانس زکوۃ

58) مسافر پر زکوۃ

59) خلع کی رقم پر قبضہ نہ ہوا تو زکوۃ

60) تجارت کے لئے لی ہوئی بکریاں مر گئیں

61) مستحق کو ایڈوانس زکوۃ دی پھر وہ مالدار ہوگیا

62) مستحق عالم کو زکوۃ دینا افضل

63) ایک شرعی فقیر کو نصاب کے برابر زکوۃ

- **حج/عمرہ**

- **قسم**

- **وقف**

- **خواتین کے مسائل**

- **جائز/ناجائز**

84) اعلی حضرت کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا
85) ہاتھی کی ہڈی سے بنی تسبیح
86) سانپ کی کینچلی سے بنے جوتے
87) رقم قرض دے کر گندم لینا
88) گرلز ہاسٹل کا کاروبار
89) درود اللہ کا وظیفہ ہے کہنا کیسا
90) وقاص نام رکھنا
91) زقوم کھانا
92)جانورں میں مضاربت

• وراثت

93) بیوہ دو بیٹے چار بیٹیاں
94) بیٹی دو بہنیں دو بھائیوں میں وراثت
95) رخصتی سے پہلے شوہر فوت ہوگیا تو وراثت
96) شوہر اور والدین میں وراثت
97) دو بھائیوں اور چار بہنوں میں وراثت
98) دو بیٹوں ایک بیٹی میں وراثت اور بہو کو ہبہ
99) شوہر 3 بیٹیاں ماں 2 بھائی 6 بہنیں

• متفرق

100) فاروق اعظم کی مونچھیں

عقیدہ

فتوی نمبر:2336

قیوم کا معنی

سائل: شاهد احمدی

سوال: اللہ پاک کے صفاتی نام قیوم کا معنی کیا ہے قائم رہنے والا یا قائم رکھنے والا اگر قائم رہنے والا کریں تو کیا غلط ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اللہ پاک کے صفاتی نام قیوم کا ایک معنی دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور بعض نے اس کا معنی قائم رہنے والا بھی کیا ہے لہذا دونوں معنی درست ہیں مگر زیادہ تر مفسرین نے پہلے معنی کو ترجیح دی ہے۔امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"فقال مجاهد: القيوم القائم على كل شئ وتاويله انه قائم بتدبير امر الخلق في ايجادهم وفي ارزاقهم۔۔ وهذا القول يرجع حاصله الى كونه مقوما لغيره، وقال الضحاك: القيوم الدائم الوجود الذي يمتنع عليه التغير، واقول: هذا القول يرجع معناه الى كونه قائما بنفسه في ذاته وفي وجوده" ترجمہ: تو مجاہد نے کہا: قیوم وہ ذات ہے جو ہر چیز کو قائم رکھنے والی ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ وہ مخلوق کے کاموں کی تدبیر کے ساتھ قائم ہے ان کی ایجاد اور ان کو رزق دینے میں اور اس قول کا حاصل یہ ہے کہ وہ دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اور ضحاک نے کہا: قیوم وہ ذات ہے ہمیشہ رہنے والی ایسی ذات جس پر تغیر محال ہے، میں کہتا ہوں اس قول کا معنی لوٹتا ہے اس بات کی طرف کہ اس کا وجود خود سے قائم ہے۔ (تفسیر رازی، البقرہ، تحت الآیہ 255)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24شعبان المعظم1446ھ/23فروری2025ء

حدیث

فتوی نمبر:2308

میری رحمت میرے غضب پر حاوی

سائل: عقاب عطاری

سوال: کیا ایسی کوئی حدیث قدسی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر حاوی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بخاری و مسلم دونوں میں یہ روایت موجود ہے۔ چنانچہ مسلم کے الفاظ ہیں: ”عن النبی ﷺ قال اللہ عزوجل: سبقت رحمتی غضبی“ ترجمہ: نبی پاک ﷺ سے روایت ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا: میری رحمت میرے غضب پر حاوی ہے۔ (مسلم، حدیث 2751)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: ”قال العلماء غضب اللہ تعالی و رضاہ یرجعان الی معنی الارادۃ فارادتہ الاثابۃ للمطیع و منفعۃ العبد تسمی رضا و رحمۃ و ارادتہ عقاب العاصی و خذلانہ تسمی غضبا و ارادتہ سبحانہ و تعالی صفۃ لہ قدیمۃ یرید بھا جمیع المرادات قالوا و المراد بالسبق و الغلبۃ ھنا کثرۃ الرحمۃ و شمولھا“ ترجمہ: علما نے فرمایا اللہ کے غضب اور رضا کا معنی اس کا ارادہ فرمانا ہے تو اس کا فرمانبردار کو ثواب دینے اور بندے کو فائدہ پہنچانے کا ارادہ اس کی رضا ہے اور نافرمان سے بدلہ اور ناراضی کا ارادہ اس کا غضب ہے اور اللہ پاک کا ارادہ اس کی قدیم صفت ہے اور اس کے ذریعے وہ تمام مرادوں کا ارادہ فرماتا ہے اور فرمایا کہ حاوی ہونے سے مراد اس کی رحمت کا زیادہ شامل حال ہونا ہے۔ (شرح النووی علی مسلم، جلد 17، صفحہ 68، دار احیاء التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 شعبان المعظم 1446ھ / 03 فروری 2025ء

فتویٰ نمبر: 2329

آدھی دھوپ آدھی چھاؤں میں بیٹھنا

سائل: طلعت نور

سوال: کیا حدیث میں آدھی دھوپ آدھی چھاؤں میں بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

احادیث میں آدھی دھوپ آدھی چھاؤں میں بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ مشکوۃ میں ہے: "ان رسول اللہ ﷺ قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم" ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سایہ میں ہو پھر اس سے سایہ ہٹ جائے تو وہ کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں ہو تو اٹھ کھڑا ہو۔

شرح: "یا تو سایہ میں ہی چلا جاوے یا بالکل دھوپ میں ہو جاوے کیونکہ سایہ ٹھنڈا اور دھوپ گرم اور بیک وقت ایک جسم پر ٹھنڈک و گرمی لینا صحت کے لیے مضر ہے اس لیے ایسا نہ کرے، نیز یہ شیطانی نشست ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے لہذا اس تشبیہ سے بچنا ضروری ہے۔" (مرآۃ المناجیح، جلد6، حدیث 4725)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 شعبان المعظم 1446ھ / 12 فروری 2025ء

سائل: شاہ رخ

فتوی نمبر: 2328

پندرہ شعبان کو روزہ رکھنا اور قبرستان کی حاضری

سوال: شب براءت میں روزہ رکھنا اور قبرستان جانا کہاں سے ثابت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شب براءت میں روزہ رکھنا اور قبرستان جانا احادیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں ہے: "عن علی ابن ابی طالب قال قال رسول اللہ ﷺ اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا نہارھا" ترجمہ: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو اس کی رات میں قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ (ابن ماجہ، حدیث 1388)

ترمذی میں ہے: "عن عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ ﷺ ذات لیلۃ فخرجت فاذا ھو بالبقیع رافع راسہ الی السماء۔۔۔فقال ان اللہ ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب" ترجمہ: بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور ﷺ کو نہ پایا تو میں باہر نکلی جبھی حضور ﷺ بقیع میں اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیے موجود تھے پھر فرمایا بے شک اللہ پاک شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔

(ترمذی، حدیث 739)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 شعبان المعظم 1446ھ / 12 فروری 2025ء

فتویٰ نمبر:2337

سائل:عبد الغنی

میرا اور تیرا باپ جہنم میں

سوال: کیا یہ حدیث ہے اگر ہے تو وضاحت کر دیں "ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا جہنم میں جب وہ جانے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں ذکر کی گئی حدیث مسلم شریف، کتاب الایمان، باب بیان ان من مات علی الکفر فھو فی النار۔۔الخ، میں موجود ہے۔ یہاں لفظ ابی یعنی میرا باپ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب ہیں کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد مؤمن و موحد تھے، ان میں سے کوئی بھی کافر نہیں تھا اور اہل عرب کا طریقہ تھا کہ وہ چچا کو بھی اب (باپ) کہتے تھے۔ شرح صحیح مسلم میں ہے: "حضور کے تمام آباء وامہات مومن تھے۔۔۔اس حدیث میں حضور کے باپ سے مراد آپ کا چچا ابو طالب ہے اور عرب کا عام اسلوب یہ تھا کہ چچا پر باپ کا اطلاق کر دیا جاتا تھا، قرآن کریم میں بھی اس کی مثال موجود ہے، حضرت یعقوب حضرت اسحاق کے بیٹے ہیں اور حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل بھائی ہیں اس لحاظ سے حضرت اسماعیل حضرت یعقوب کے چچا ہوئے لیکن قرآن کریم میں ان پر حضرت یعقوب کے باپ کا اطلاق کیا ہے۔" (شرح صحیح مسلم، جلد1، صفحہ 831)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24شعبان المعظم1446ھ/23فروری2025ء

فتوی نمبر:2379

مسجد میں جنازہ پڑھنے سے متعلق حدیث کا جواب

سائل: راؤ اسلم

سوال: ایک روایت میں ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان کو مسجد میں لاؤ تا کہ میں بھی ان کی نماز جنازہ ادا کر سکوں ان کی اس بات پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دو بیٹوں کا جنازہ مسجد میں ہی پڑھا تھا، اس روایت کا کیا جواب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت موجود ہے البتہ کوئی عذر ہو مثلا باہر بارش ہو اور رکنے کی صورت نہ بن رہی ہو تو اس صورت میں مسجد میں ادا کرنا جائز ہے۔ سوال میں ذکر کی گئی روایت کے محدثین نے چند جوابات دیے ہیں؛ ایک یہ کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے حوالے سے یہ ایک ہی واقعہ ہے اور یہ بھی عذر کے سبب کہ نبی پاک ﷺ اعتکاف میں تھے یا پھر یہاں مسجد سے مراد خارج مسجد ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "من صلی علی جنازة فی المسجد فلیس له شئی" ترجمہ: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کچھ نہیں۔ (ابن ماجہ، حدیث 1517)

شاہ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "واما حديث عائشة فرواية واقعة لاعموم لها وما يثبت به الا انه ﷺ فعل ذلك ولو مرة او مرتين ويجوز ان يكون ذلك لضرورة ودعت اليه وقد يروى ان رسول الله ﷺ كان معتكفا لهذا صلى فى المسجد ويروى ايضا ان الجنازة كانت خارج المسجد" یعنی: بہر حال حدیث عائشہ میں ایک واقعہ مذکور ہے اس میں ان کے حوالہ سے عموم نہیں اور نہ ہی نبی پاک ﷺ سے ایک آدھ بار کے علاوہ ایسا ثابت ہے اور ایسا ہونا ضرورت کی وجہ سے جائز ہے اور روایت کیا گیا کہ نبی پاک ﷺ اس وقت اعتکاف میں تھے اس لئے مسجد میں جنازہ پڑھا اور یہ بھی مروی ہے کہ جنازہ خارج مسجد تھا۔ (لمعات التنقیح، جلد 4، صفحہ 133)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

08 شوال المکرم 1446ھ / 07 اپریل 2025ء

طہارت

فتوی نمبر: 2301

ایک چلو سے تین بار ناک میں پانی ڈالنا

سائل: احمد

سوال: اگر ایک چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھایا جائے تو کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر ایک بار چلو میں پانی لیا اور اس سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا تو ایسا کرنا ممنوع ہے کیونکہ ناک سے گرنے والا کچھ پانی مستعمل ہو گا جو چلو میں آجائے گا۔ محیط برہانی میں ہے: "ولو رفع الماء من الکف بانفہ ثلاث مرات و استنشق لایجوز لان فی الاستنشاق یعود بعض الماء المستعمل الی الکف" یعنی: اگر چلو میں ایک بار پانی لے کر تین بار ناک میں چڑھایا تو جائز نہیں کیونکہ ناک میں پانی چڑھانے میں کچھ مستعمل پانی چلو میں آجائے گا۔ (محیط برہانی، جلد 1، صفحہ 46)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

03 شعبان المعظم 1446ھ / 02 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2303

فرض غسل میں ناف کے اندر پانی

سائل: امہادی

سوال: اگر کسی پر غسل فرض ہو تو کیا ناف کے سوراخ میں پانی ڈالنا ضوری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی پر غسل فرض ہو تو ناف کے سوراخ میں پانی ڈالنا فرض ہے اور بہتر یہ ہے کہ اندر انگلی کو بھی حرکت دے۔ بدائع الصنائع میں ہے: "ویجب ایصال الماء الی داخل السرۃ لامکان الایصال الیها بلا حرج وینبغی ان یدخل اصبعه للمبالغة" یعنی: غسل فرض ہونے کی صورت میں ناف کے اندر پانی پہنچانا فرض ہے کیونکہ پانی کے اس میں بغیر حرج کے پہنچنا ممکن ہے اور بہتر ہے کہ انگلی داخل کرے مبالغہ کی وجہ سے۔

(بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 34۔ دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

03 شعبان المعظم 1446ھ / 02 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2302

ناپاک شخص نے پانی پی لیا تو کلی کا فرض

سائل:کامران

سوال: اگر ناپاک شخص نے پانی پی لیا تو کیا کلی کا فرض ادا ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس پر غسل فرض ہو اگر اس نے پانی پی لیا اور باہر نہ نکالا اور پانی اس کے پورے منہ کو پہنچ گیا تو کلی کا فرض ادا ہو جائے گا۔عالمگیری میں ہے:"الجنب اذا شرب الماء ولم یمجہ لم یضرہ ویجزیہ عن المضمضۃ اذا اصاب جمیع فمہ"یعنی:ناپاک شخص نے جب پانی پی لیا اور اس کو باہر نے پھینکا تو کلی کے لئے یہ کافی ہو جائے گا جب کہ پانی اس کے پورے منہ کو پہنچ جائے۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ16)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

03 شعبان المعظم 1446ھ/ 02 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2312

سائل:ساریہ عطاریہ

گیلے پتھر سے تیمم

سوال: پتھر اگر گیلا ہو تو کیا اس سے تیمم جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پتھر اگر گیلا بھی ہو تو اس سے تیمم جائز ہے۔ فتاوی قاضی خان میں ہے:"والحجر الذی علیه غبار او لم یکن بان کان مغسولا او املس مدقوقا او غیر مدقوق فی قول ابی حنیفة"یعنی: پتھر سے تیمم جائز ہے چاہے اس پر غبار ہو یا نہ ہو اس طرح کہ دھلا ہوا ہو یا چکنا ہو چاہے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہو یا نہ ہو امام اعظم کے قول کے مطابق۔ (فتاوی قاضی خان، جلد 1، صفحہ 60، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 شعبان المعظم 1446ھ / 04 فروری 2025ء

سائل: ابن آدم قادری

فتوی نمبر: 2311

مٹی کے برتن سے تیمم

سوال: بعض اوقات سفر میں پانی پر قدرت نہیں ہوتی تو کیا مٹی کے برتن سے تیمم کیا جا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر واقعی کوئی پانی پر قادر نہ ہو تو ایسا برتن جو جرم دار نہ ہو یا اس پر ایسی چیز کا رنگ نہ ہو جو جنس زمین سے نہیں اس سے تیمم جائز ہے۔ ہمارے ہاں عموما جرم دار مٹی کے برتن ملتے ہیں لہذا سفر میں اس کی احتیاط کی جائے۔ عالمگیری میں ہے: "وبالخزف الا اذا كان عليه صبغ ليس من جنس الارض" یعنی: اور مٹی کے برتن سے تیمم جائز ہے سوائے اس کے جس میں ایسا رنگ ہو جو زمین کی جنس سے نہ ہو۔

(عالمگیری، جلد 1، صفحہ 30)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 شعبان المعظم 1446ھ / 04 فروری 2025ء

سائل: عبد الغفار

فتوی نمبر: 2313

لکڑی یا لوہے کے موزوں پر مسح

سوال: کیا لکڑی یا لوہے کے موزوں پر مسح ہو سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

لکڑی یا لوہے کے موزوں پر مسح جائز نہیں کیوں کہ ان کو پہن کر آرام سے چلنا ممکن نہیں اور موزوں پر مسح کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو پہن کر آسانی سے خوب چل سکے۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "وان یمکن متابعة المشی فیه احتراز مما اذا جعل له خفا من حدید او زجاج او خشب" یعنی: موزوں پر مسح کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں چلنا آسان ہو یہ شرط ان موزوں کو نکالنے کے لئے جو لوہے، شیشے یا لکڑی کے بنے ہوئے ہوں۔ (الجوہرہ النیرہ، جلد 1، صفحہ 27، المطبعۃ الخیریہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 شعبان المعظم 1446ھ / 05 فروری 2025ء

سائل: ام فروہ

فتوی نمبر: 2314

موزے کے خالی حصہ پر مسح

سوال: ایک شخص نے چمڑے کے موزے لئے مگر وہ اس کو اتنے بڑے تھے کہ انگلیوں کے آگے کا حصہ خالی تھا تو اس نے وہاں پاؤں ڈال کر مسح کر لیا مگر پھر وہ جگہ خالی ہو گئی تو کیا اس کا مسح رہا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر موزے کا اگلا حصہ خالی تھا اور وہاں کسی طرح انگلیاں پہنچا دیں پھر مسح کیا تو مسح ہو گیا لیکن جیسے ہی وہاں سے انگلیاں ہٹیں گی اور وہ حصہ خالی ہو جائے گا تو مسح ٹوٹ جائے گا۔ علامگیری میں ہے: "ولا یعتبر المسح علی موضع خال عن القدم فلو جعل رجله فی الخالی ومسح جاز وان زال رجله بعد ذلك عن ذلك الموضع اعاد المسح" یعنی: موزہ کا جو حصہ پاؤں سے خالی ہے اس پر مسح کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تو اگر کسی نے خالی جگہ پر پاؤں رکھا اور مسح کیا تو جائز ہے اور اگر اس کے بعد وہاں سے پاؤں ہٹ گیا تو مسح کا اعادہ کرے۔

(عالمگیری، جلد 1، صفحہ 36)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 شعبان المعظم 1446ھ / 05 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2319

بڑی سوئی کی نوک کے برابر پیشاب کے قطرے

سائل:حاجی رفیع

سوال: عام سوئی سے ہٹ کر جو بڑی سوئی ہوتی ہے جس کو سوا بھی کہتے ہیں اگر اس کی نوک کے برابر پیشاب کے قطرے کپڑوں پر لگے تو کیا کپڑے پاک رہیں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بڑی سوئی جس کو سوا بھی کہتے ہیں اگر اس کی نوک کے برابر پیشاب کے قطرے کپڑے یا بدن پر لگیں تو کپڑے ناپاک ہو جائیں گے کیونکہ اس معاملے میں رخصت صرف چھوٹی سوئی سے متعلق ہے کیونکہ اتنے باریک چھینٹوں سے بچنا ممکن نہیں ہے جبکہ سوئے کے برابر قطروں سے بچنا ممکن ہے۔ تبیین الحائق میں ہے:"اما لو انتضح مثل رءوس المسلة یمنع لعدم الضرورة"یعنی: بہر حال اگر بڑی سوئی کی نوک کے برابر چھینٹے ہوں تو اس کی ممانعت ہو گی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے۔

(تبیین الحقائق، جلد1، صفحہ75)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10شعبان المعظم1446ھ/09فروری2025ء

فتوی نمبر:2318

سوئی کی نوک کے برابر پیشاب کے قطرے پانی میں

سائل: بابر خان

سوال: سوئی کی نوک کے برابر پیشاب کے قطرے بدن یا کپڑے پر لگ جائیں تو کپڑے ناپاک نہیں ہوتے لیکن اگر یہ پانی میں گر جائیں تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوئی کی نوک کے برابر باریک پیشاب کے قطرے اگر پانی میں پڑ جائیں تو پانی ناپاک ہو جائے گا کیونکہ پانی کی طہارت کا تاکیدی حکم شریعت میں دیا گیا ہے۔ عالمگیری میں ہے: "البول المنتضح قدر رؤوس الابر معفوا للضرورة وان امتلاء الثوب۔۔۔ اما اذا انتضح فی الماء فانه ینجسه ولا یعفی عنه لان طهارة الماء آکد من طهارة الابدان والثیاب والمکان" یعنی: سوئی کی نوک کے برابر پیشاب کے قطرے ضرورت کی وجہ سے معاف ہیں اگرچہ کپڑے بھر جائیں۔۔ بہر حال اگر ایسے قطرے پانی میں چلے جائیں تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور اس میں معافی نہیں کیونکہ پانی کی طہارت کی تاکید جسموں، کپڑوں اور جگہ کی طہارت سے زیادہ ہے۔

(عالمگیری، جلد 1، صفحہ 51)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 شعبان المعظم 1446ھ / 09 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2317

کپڑا پاک کرنے میں قوت سے نہ نچوڑا

سائل:ام ساریہ

سوال: اگر کسی نے ناپاک کپڑے کو دھویا اور نچوڑا مگر وہ زیادہ طاقت سے نچوڑ سکتا تھا اس نے صرف کپڑا بچانے کے لئے طاقت سے نہیں نچوڑا تو کپڑا پاک ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اس مسئلہ میں علمائے کرام کے دو طبقے ہیں، ایک کا کہنا ہے کہ تین مرتبہ دھو کر اچھی طرح نچوڑا جائے اور ہر کوئی اپنی طاقت کے اعتبار سے نچوڑے۔ دوسرے کا کہنا یہ ہے کہ تین مرتبہ دھونا اور نچوڑنا ضروری نہیں ایک ہی مرتبہ بھی اچھی طرح پانی بہایا جائے کہ یقین ہو جائے کہ نجاست بہہ گئی ہے تو کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ پھر بھی تین مرتبہ دھونا بہتر ہے تاکہ دونوں اقوال پر عمل ہو جائے۔۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "مذہب میں غلبہ ظن کا اعتبار ہے اور وہ تین بار کا اندازہ ہے کیوں کہ غالب یہی ہے تین بار دھونے سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے اور وسوسہ ختم ہو جاتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 395)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

08شعبان المعظم1446ھ/07فروری2025ء

فتوی نمبر: 2383

سائل: شمس الدین

موزے اور کرتے پر نجاست

سوال: میں نماز پڑھنے جارہا تھا تو میرے کپڑوں پر نجاست غلیظہ لگی مگر کچھ قمیص پر لگی اور کچھ موزوں پر دونوں جگہ درہم سے کم تھی مگر دونوں کو جمع کیا جائے تو درہم سے زیادہ ہو جائے گی تو اب نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کچھ نجاست غلیظہ قمیص پر لگی اور کچھ موزوں پر اور دونوں کو جمع کرنے سے وہ درہم سے زیادہ ہے تو اس میں نماز پڑھنا ناجائز ہے، اگر پڑھی تو نماز نہیں ہوگی۔ عالمگیری میں ہے: "النجاسة لو كانت على خفين وعلى الثوب وكل واحد منهما اقل من قدر الدرهم لكن لو جمع بينهما صارتا اكثر من قدر الدرهم يجمع و يمنع جواز الصلاة" یعنی: نجاست اگر موزوں اور کپڑوں پر لگی اور ان میں سے ہر ایک میں درہم سے کم ہو لیکن اگر ان کو جمع کیا جائے تو درہم سے زیادہ ہو جائے تو اس میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 67)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 شوال المکرم 1446ھ / 09 اپریل 2025ء

نماز

فتوی نمبر:2309

سائل: عبد العزیز

سجدہ شکر کے تیمم سے نماز

سوال: ایک مسئلہ پڑھا تھا کہ سجدہ شکر کے لئے تیمم کیا گیا تو اس سے نماز جائز نہیں تو اس میں راجح قول کون سا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر کسی نے سجدہ شکر کے لئے تیمم کیا تو اس سے فرض نماز پڑھنا جائز ہے، یہی راجح ہے اور اسی کو اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کیونکہ سجدہ شکر عبادت مقصودہ بھی ہے اور بغیر طہارت جائز بھی نہیں اور نماز اس تیمم کے ساتھ جائز ہوتی ہے جو ایسی عبادت مقصود کے لئے کیا گیا ہو جو بغیر طہارت جائز نہ ہو۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: " ولا شك ان الفتوى على هذا فتوى على جواز الصلاة بتيمم فعل لها "یعنی کوئی شک نہیں کہ فتوی اس فتوی پر ہے کہ سجدہ شکر کے لئے کئے گئے تیمم سے نماز جائز ہے۔

(جد الممتار، جلد 2، صفحہ 245)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 شعبان المعظم 1446ھ / 04 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2322

نماز میں سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا

سائل: اظفر جمال

سوال: اگر کسی نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا اور سجدہ سہو بھی نہیں کیا تو کیا نماز واجب الاعادہ ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور آیت سجدہ کے بعد تین آیتوں سے زیادہ پڑھا اور سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا لیکن اگر وہ سجدہ سہو کرنا بھی بھول گیا اور منافی نماز عمل کر دیا تو اب نہ سجدہ تلاوت کی قضا ہے نہ ہی نماز کا اعادہ واجب ہے، البتہ جان کر ایسا کیا تو گناہ گار ہو گا۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک مسئلہ کے ضمن میں فرماتے ہیں: "اگر اس دلیل کا مقتضی ثبوت کراہت اور اعادہ صلوۃ ہو تو لازم آتا ہے کہ سجدہ تلاوت کے متعلق بھی ایسا حکم ہو حالانکہ یہاں نہ اعادہ سجدہ تلاوت ہے نہ اعادہ صلوۃ۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 201)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 شعبان المعظم 1446ھ / 09 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2330

بڑی راتوں میں وتر جماعت سے پڑھنا

سائل: شاکر حسین

سوال: بڑی راتوں مثلا شب معراج شب براءت میں وتر جماعت سے پڑھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

رمضان کے علاوہ وتر جماعت سے پڑھنا منع ہے اور اگر اعلان کے ساتھ ہو تو مکروہ ہے۔ در مختار میں ہے: "ولا یصلی الوتر بجماعۃ خارج رمضان ای یکرہ ذلک لو علی سبیل التداعی" یعنی: اور وتر رمضان کے علاوہ جماعت سے نہ پڑھی جائے یعنی اگر اعلان کے ساتھ ہو تو مکروہ ہے۔ (ماخوذا: در مختار، جلد 2، صفحہ 604)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 شعبان المعظم 1446ھ / 12 فروری 2025ء

فتویٰ نمبر:2335

مقیم امام نے مسافر کو خلیفہ بنایا

سائل: منیر رضوی

سوال: مقیم امام کا وضو ٹوٹ گیا اس نے مسافر کو اپنا خلیفہ بنا دیا تو مسافر کتنی رکعتیں پڑھائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسافر مقتدی جب مقیم امام کی وقت میں اقتدا کرتا ہے تو اس پر امام کی اتباع کی وجہ سے چار رکعتیں لازم ہو جاتی ہیں، اب اگر مقیم امام نے وضو ٹوٹنے کے سبب مسافر کو خلیفہ بنا دیا تو بھی وہ چار رکعتیں ہی پڑھائے گا۔ بحر الرائق میں ہے: "ولو اقتدی مسافر بمقیم فی الوقت صح واتم لانہ یتغیر فرضہ الی الاربع للتبعیۃ" یعنی: اور اگر مسافر نے مقیم کی وقت کے اندر اقتدا کی تو صحیح ہے اور مسافر چار رکعت پڑھے گا اس لئے کہ مسافر کے فرض اتباع کی وجہ سے چار ہو گئے۔ (البحر الرائق، جلد2، صفحہ 145)

اسی میں ہے: "فیاخذ الخلیفۃ صفۃ الامام" یعنی: تو خلیفہ امام کی صفت کو پالے گا۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23شعبان المعظم1446ھ/ 22فروری2025ء

فتوی نمبر:2338

سائل: نعمان قادری

من یخشی کی جگہ من یخفی

سوال: امام صاحب نے سورہ اعلی کی آیت سَیَذَّکَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی میں من یخشی کی جگہ من یخفی پڑھ دیا تو نماز ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی نے سورہ اعلی میں من یخشی کی جگہ من یخفی پڑھ دیا تو اس کی نماز ہو جائے گی کہ اس سے معنی فاسد نہیں ہو رہا، آیت کا ترجمہ ہے "عنقریب وہ نصیحت حاصل کرے گا جو ڈرتا ہے" اور من یخفی کے ساتھ ترجمہ ہو گا "عنقریب وہ نصیحت حاصل کرے گا جو چھپاتا ہے، البتہ جان کر ایسی تبدیلی جائز نہیں۔ عالمگیری میں ہے: "ذکر کلمة مکان کلمة علی وجه البدل ان کانت الکلمة التی قراها مکان کلمة یقرب معناها وهی فی القرآن لا تفسد صلاته" یعنی: ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ بدل دیا اگر وہ کلمہ جو پڑھا وہ بھی قرآن میں ہے اور دوسرے کلمہ کے قریب قریب معنی رکھتا ہے تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ80)

بہار شریعت میں ہے: " ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا، اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ556)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24شعبان المعظم1446ھ/23فروری2025ء

فتوی نمبر:2366

امام کے رکوع میں جانے تک نماز میں شامل نہ ہونا

سائل: عاطف مدنی

سوال: کئی نوجوان تراویح کی پہلی رکعت میں امام کے رکوع میں جانے تک نماز میں شامل ہی نہیں ہوتے ان کا ایسا کرنا کیسا؟ ایک کلپ میں کسی نے کہا کہ یہ کبیرہ گناہ ہے کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

امام کے رکوع کرنے تک مقتدیوں کا قیام میں تاخیر کرنا اور نماز میں شامل ہی نہ ہونا پھر جیسے ہی امام رکوع کرے بھاگ کر شامل ہو جانا ناجائز و گناہ ہے کیونکہ اس میں منافقین کے ساتھ تشبیہ ہے، اگر کسی نے ایک آدھ بار ایسا کیا تو گناہ صغیرہ کا مرتکب ہوا اور اگر اس کی عادت بنائی یا اس کو صغیرہ جان کر کیا تو کبیرہ کا مرتکب ہوگا، مطلقا اس فعل کو کبیرہ گناہ نہیں کہہ سکتے۔ در مختار میں ہے: "یکرہ تاخیر القیام الی رکوع الامام للتشبیہ بالمنافقین "یعنی: امام کے رکوع تک قیام میں تاخیر کرنا مکروہ ہے منافقوں سے مشابہت کی وجہ سے۔ اس کے تحت شامی میں ہے: "ظاھرہ انھا تحریمیۃ للعلۃ المذکور "یعنی: ظاہر یہ ہے کہ یہ تحریمی ہے علت مذکورہ کے سبب۔ (شامی، جلد2، صفحہ 603)

صراط الجنان میں ہے: "اگر کوئی صغیرہ گناہ مسلسل کرتے رہیں تو وہ صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ گناہ بن جاتا ہے۔"

(صراط الجنان، جلد9، صفحہ 565)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 رمضان المبارک 1446ھ / 10 مارچ 2025ء

فتوی نمبر:2374

مکروہ وقت میں فرض نماز پڑھتے ہوئے قہقہہ مارا

سائل: عادل مدنی

سوال: عالمگیری میں فتاوی قاضی خان کے حوالہ سے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اگر کسی نے طلوع یا غروب آفتاب کے وقت فرض نماز پڑھی اس دن کی عصر کے علاوہ اور اس میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں ٹوٹے گا کیا مسئلہ ایسا ہی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی شخص نے طلوع یا غروب آفتاب کے وقت فرض نماز پڑھی اس دن کی عصر کے علاوہ تو اس کی نماز منعقد ہی نہیں ہو گی یعنی وہ نماز میں داخل ہی نہیں ہو گا، لہذا جب وہ نماز میں نہیں تو قہقہہ لگانے سے اس کا وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ فتاوی قاضی خان میں ایسا ہی لکھا ہے البتہ عالمگیری میں "لم یکن داخلا فی الصلاۃ" نہ ہونے کے سبب کچھ شبہ ضرور ہوتا ہے مگر وہاں بھی مراد یہی ہے۔ فتاوی قاضی خان میں ہے:"ولو صلی فریضۃ عند طلوع الشمس او عند غروبھا سوی عصر یومہ لم یکن داخلا فی الصلاۃ فلا تنتقض طھارتہ بالقھقھۃ"یعنی: اور اگر طلوع شمس یا غروب آفتاب کے وقت فرض نماز پڑھی اس دن کی عصر کے علاوہ تو وہ نماز میں داخل نہیں ہو گا تو قہقہہ سے اس کا وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ (فتاوی قاضی خان، جلد ۱، صفحہ ۴۲)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

۰۵ شوال المکرم 1446ھ / ۰۴ اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2376

نفل کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد فجر کا وقت

سائل: شاداب اکمل

سوال: اگر کسی نے تہجد کی ایک رکعت پڑھ لی اور پھر فجر کا وقت شروع ہو گیا تو کیا اس کی تہجد ہوئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر تہجد کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد فجر کا وقت شروع ہوا تو چونکہ یہ نوافل سنتِ فجر کے قائم مقام نہیں لہذا اس کی تہجد کی نماز ہو جائے گی۔ عالمگیری میں ہے: "ومن صلى تطوعا فی آخر اللیل فلما صلى ركعة طلع الفجر كان الاتمام افضل لان وقوعه فی التطوع بعد الفجر لا عن قصد ولا تنوبان عن سنة الفجر على الاصح" یعنی: اور جس نے رات کے آخری حصہ میں نفل پڑھے تو جب ایک رکعت پڑھ لی تو فجر طلوع ہو گئی تو نماز پوری کرنا افضل ہے اس لئے کہ فجر کے بعد اس کا وقوع نفل میں قصدا نہیں ہوا تو یہ سنتِ فجر کے قائم مقام نہیں ہوں گی اصح قول کے مطابق۔ (عالمگیری، جلد ۱، صفحہ ۵۹)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

۰۶ شوال المکرم 1446ھ / ۰۵ اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2375

امام مسجد آئے مگر نماز نہ پڑھائے

سائل: ندیم حنفی

سوال: امام صاحب نے گلے میں تکلیف کی وجہ سے تین دن نماز نہیں پڑھائی لیکن وہ مسجد میں باجماعت نماز پڑھتے رہے تو کیا وہ نمازیں جو انہوں نے مسجد آکر باجماعت پڑھیں اس کی اجرت انہیں ملے گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام نے اپنی ماہانہ چھٹیوں میں سے یہ چھٹیاں کیں یا پھر اپنا متبادل دیا تو ان صورتوں میں وہ اجرت کا مستحق ہوگا اور اگر اس کی ماہانہ چھٹیاں باقی نہیں تھیں یا کم باقی تھیں اور نمازوں میں غیر حاضری زیادہ ہوئی اور اس نے کسی کو متبادل بھی نہیں بنایا تو جتنی نمازوں میں عرف سے ہٹ کر چھٹیاں کیں اتنی نمازوں کی کٹوتی ہوگی۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر امام نے ہفتہ بھر امامت کا ترک سراؤں میں رہائش پذیر اپنے اقرباء کی زیارت یا کسی مصیبت کی بناء پر یا آرام کرنے کے لئے کیا تو کوئی حرج نہیں شرعاً اور عادۃً یہ معاف ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد ١٦، صفحہ ٢١٦)

اسی میں ہے: "ہاں امام دوسرے کو اپنا نائب مقرر کرسکتا ہے" (فتاوی رضویہ، جلد ١٦، صفحہ ٣٥٨)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

٠٥ شوال المکرم 1446ھ / ٠٤ اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2377

سائل: اعجاز مدنی

اذان میں قبلہ رخ نہ ہونا

سوال: ایک شخص کو قبلہ کا پتا نہیں تھا اس نے کسی اور طرف رخ کر کے اذان دے دی تو کیا اذان ہو گئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اذان و اقامت میں قبلہ رخ ہونا سنت ہے لہذا اگر کسی نے قبلہ رخ اذان نہ دی تو اذان ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ھدایہ میں ہے: "ولو ترك الاستقبال جاز لحصول المقصود ويكره لمخالفة السنة" یعنی: اگر اذان و اقامت میں قبلہ رخ ہونا ترک کیا تو اذان ہو جائے گی مقصود حاصل ہونے کی وجہ سے مگر سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔

(ھدایہ، جلد ۱، صفحہ ۴۳)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

۰۷ شوال المکرم 1446ھ / ۰۶ اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2378

بچے کے کان میں اذان دیتے وقت دائیں بائیں چہرہ کرنا

سائل: اسلم

سوال: نماز کے لئے اذان دی جائے تو حی علی الصلاۃ اور الفلاح پر دائیں بائیں چہرہ کرنا ہوتا ہے کیا بچے کے کان میں اذان دیتے وقت بھی ایسا کیا جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب بھی اذان کہی جائے اس میں بہتر یہ ہے کہ حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح میں دائیں اور بائیں چہرہ کیا جائے۔ محیط برہانی میں ہے: "والصحیح انه یحول علی کل حال لانه صار سنة الاذان فیوتی به علی کل حال حتی قالوا فی الذی یوذن لمولود ینبغی ان یحول وجهه یمنة و یسرۃ عند هاتین الکلمتین" یعنی: اور صحیح یہ ہے کہ اذان میں ہر حال میں دائیں بائیں مڑے اس لئے کہ یہ اذان کی سنت ہو گئی ہے تو ہر حال میں اسے بجا لایا جائے گا فرمایا کہ فقہا نے یہاں تک فرمایا کہ اگر بچے کی پیدائش پر اذان دی جارہی ہے تو مناسب ہے کہ ان دونوں کلمات پر دائیں اور بائیں چہرہ گھومائے۔ (محیط برہانی، جلد ۱، صفحہ ۳۴۱)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

۰۷ شوال المکرم 1446ھ / ۰۶ اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2381

موجودہ حالات میں فلسطینیوں کے لئے قنوت نازلہ پڑھنا

سائل: عادل قادری

سوال: کیا موجودہ حالات کے پیش نظر فلسطینیوں کے لئے قنوت نازلہ پڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قنوت نازلہ بہت بڑی اجتماعی مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دعا ہے جو فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے صرف امام پڑھ سکتا ہے، منفرد نہیں پڑھ سکتا نہ ہی فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں پڑھی جاسکتی ہے۔ اس وقت فلسطین کے مسلمانوں پر یقینا بہت بڑی مصیبت آئی ہوئی ہے لہذا ان کے لئے ظالموں کے خلاف قنوت نازلہ اوپر بیان کئے گئے طریقے کے مطابق امام صاحبان پڑھ سکتے ہیں۔ فقہ حنفی کی کئی کتابوں میں یہ جزئیہ موجود ہے، چنانچہ شامی میں ہے: "وقال حافظ ابو جعفر الطحاوی انما لا یقنت عندنا فی صلاۃ الفجر من غیر بلیۃ فان وقعت فتنۃ او بلیۃ فلا باس بہ فعلہ رسول اللہ ﷺ وظاھر تقییدھم بالامام انہ لا یقنت المنفرد" یعنی: اور حافظ ابو جعفر طحاوی نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک قنوت نازلہ فجر میں آفت کے علاوہ جائز نہیں تو اگر فتنہ یا آفت واقع ہو تو حرج نہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایسا کیا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ فقہا نے اس کو امام کے ساتھ خاص کیا ہے، منفرد قنوت نازلہ نہیں پڑھ سکتا۔ (شامی، جلد 2، صفحہ 11)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

10 شوال المکرم 1446ھ / 09 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2382

نماز کے بعد کپڑوں پر نجاست دیکھی

سائل: الطاف مدنی

سوال: میں نے اپنے کپڑوں پر دیکھا کہ کرتے پر کچھ خون لگا ہوا ہے جو کہ ایک درہم سے زیادہ ہے تو کیا پچھلی نمازوں کا اعادہ کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہیں تو پچھلی نمازیں ہو گئیں اور کسی نماز کو دہرانا لازم نہیں۔ مبسوط سرخسی میں ہے: "من رای فی ثوبه نجاسة لا یدری متی اصابته لا یلزمه اعادة شئی من الصوالت لهذا" یعنی: جس نے اپنے کپڑے پر نجاست دیکھی حالانکہ معلوم نہیں کہ یہ کب لگی تو اس پر کسی نماز کا اعادہ اس وجہ سے لازم نہیں ہو گا۔

(محیط سرخسی، جلد 1، صفحہ 59)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 شوال المکرم 1446ھ /09 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2388

کعبہ کی چھت پر نماز میں قبلہ

سائل:اوکیل مدنی

سوال: اگر کسی کو کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنے کا موقع ملے تو وہ کس طرف رخ کر کے نماز پڑھے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اولا یہ یاد رکھیں کہ کعبہ کی چھت پر چڑھنا بے ادبی ہے، بہر حال اگر کسی نے کعبہ کی چھت پر نماز پڑھی تو کسی بھی طرف منہ کر کے نماز پڑھے گا اس کی نماز ہو جائے گی کیونکہ قبلہ ساتویں زمین سے ساتویں آسمان تک کعبہ کے مقابل عرش تک ہے۔ عالمگیری میں ہے:"ولو صلى فی جوف الكعبة او على سطحها جاز الى اى جهة توجه" یعنی: اور اگر کعبہ کے اندر یا چھت پر نماز پڑھی تو جس طرف چاہے رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

(عالمگیری، جلد1، صفحہ70)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

12 شوال المکرم 1446ھ / 11 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2387

سائل:ام کلیم

جہت کعبہ کی پہچان

سوال: جہاں جہت کعبہ معلوم نہ ہو وہاں جہت کیسے معلوم کی جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی مقام پر جہت کعبہ معلوم نہیں تو اولا اس شہر میں موجود مساجد کے محرابوں کو دیکھا جائے، اگر نہ ہوں تو وہاں کے لوگوں سے معلومات لی جائے اور سمندروں اور جنگلوں میں ستاروں کے ذریعے جہت قبلہ معلوم کی جائے۔ آج کل کے دور میں ستاروں سے جہت قبلہ معلوم کرنا ہر کوئی نہیں جانتا تو اس کے لئے تحری کا حکم ہوگا۔فی زمانہ کئی مستند موبائل ایپ کے ذریعے بھی سمت قبلہ معلوم ہو جاتی ہے لہذا اس سے بھی مدد حاصل کی جاسکتی ہے فتاوی قاضی خان میں ہے:"جھۃ الکعبۃ تعرف بالدلیل و الدلیل فی الامصار والقری المحاریب التی نصبتھا الصحابۃ والتابعون رضی اللہ عنھم۔۔فعلینا اتباعھم واتباعھم فی استقبال المحاریب المنصوبۃ فان لم تکن فالسؤال عن الاھل، اما فی البحار والمفاوز فدلیل القبلۃ النجوم"یعنی:کعبہ کی جہت نشانی سے معلوم ہوگی اور نشانی شہروں اور بستوں میں وہ محرابیں ہیں جو صحابہ اور تابعین نے نصب کی تو ہم پر ان کی اور ان کے نصب کئے ہوئے محرابوں کی طرف نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر محرابیں نہ ہوں تو وہاں کے لوگوں سے پوچھے، بہر حال سمندروں اور جنگلوں میں قبلہ کی نشانی ستارے ہیں۔ (فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ69)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

12 شوال المکرم 1446ھ/11 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2385

قنوت نازلہ کون سی ہے اور طریقہ

سائل: سید خالد

سوال: قنوت نازلہ کے الفاظ کیا ہیں اور طریقہ بھی بتادیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسلمانوں کو جب کوئی بڑی اجتماعی مصیبت پہنچے تو اس وقت قنوت نازلہ پڑھنا جائز ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ امام دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع سے پہلے ہاتھ باندھ کر وتر والی دعائے قنوت پڑھ لے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ التحقیق الکامل فی حکم قنوت النوازل میں لکھتے ہیں:"نازلہ کے وقت نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز ہے اور اس زمانہ میں جب ہندوستان میں چاروں طرف سے مسلمانوں پر مصائب و آلام کی بارش ہو رہی ہے اگر ائمہ مساجد نماز فجر میں رکوع سے پہلے اور قراءت کے بعد دعائے قنوت پڑھیں تو کوئی حرج نہیں اور اس قنوت میں وہ دعا جو قنوت وتر میں پڑھی جاتی ہے پڑھی جایا کرے۔۔۔اور اس دعائے قنوت مشہور وماثور کے بعد یہ دعا بھی پڑھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللهم اغفرلی وللمؤمنین والمومنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوك وعدوھم اللهم العن الكفرة والمشركین الذین یكذبون رسلك ویقاتلون اولیاءك اللهم خالف بین كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل علیهم باسك الذی لایرد عن القوم المجرمین" (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ 231)

اسی میں ہے:"دعائے قنوت نازلہ کی صورت میں بھی ہاتھ باندھے ہوئے پڑھی جائے" (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ210)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 شوال المکرم 1446ھ/10 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2390

اندھیری رات میں تحری کر کے نماز

سائل:امعاذ عطاری

سوال: ہم ایک سفر سے واپس آرہے تھے کہ راستے میں نماز پڑھنے کے لئے رکے وہاں نہ کوئی محراب وغیرہ تھا جس سے قبلہ کا تعین ہوتا نہ کوئی بتانے والا تھا اندھیرا ابھی کافی تھا تو ہم نے تحری کر کے نماز پڑھ لی بعد میں کسی ساتھی نے کہا کہ ہم پر لازم تھا کہ آس پاس گھر والوں سے جا کر قبلہ کی سمت معلوم کرتے تو کیا ہماری نماز نہیں ہوئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آپ نے تحری کر کے جو نماز پڑھی وہ ہوگئی کیونکہ جب ایسی صورتحال ہو کہ محراب کے ذریعے قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو سکے نہ ہی کوئی وہاں موجود ہو جو بتا سکے تو تحری کرنے کا ہی حکم ہے اس کے لئے لوگوں کے گھروں پر جا کر پوچھنا ضروری نہیں۔ عالمگیری میں ہے: "رجل صلی فی المسجد فی لیلة ظلمة بالتحری فتبین انه صلی الی غیر القبلة جازت صلاته لانه لیس علیه ان یقرع ابواب الناس للسؤال عن القبلة" یعنی: ایک شخص نے اندھیری رات میں مسجد میں تحری کر کے نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ اس نے قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی تو اس کی نماز ہوگئی کیونکہ اس پر لازم نہیں کہ وہ لوگوں کے دروازے کھٹکھٹائے قبلہ کی سمت پوچھنے کے لئے۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 71)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 شوال المکرم 1446ھ/13 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2392

سجدہ تلاوت کے لئے تحری

سائل: قاسم شاہ

سوال: قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں جو تحری کا حکم ہے کیا وہ سجدہ تلاوت کے لئے بھی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر قبلہ کسی طور پر معلوم نہ ہورہا ہو تو سجدہ تلاوت کے لئے بھی تحری کی جاسکتی ہے۔عالمگیری میں ہے: "ویجوز التحری لسجدۃ التلاوۃ کما یجوز للصلاۃ" یعنی: اور سجدہ تلاوت کے لئے بھی تحری جائز ہے جس طرح نماز کے لئے۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ 72)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 شوال المکرم 1446ھ/13 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2395

سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے تکبیر

سائل: محمد طارق

سوال: ایک شخص کی عادت ہے کہ وہ سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے ہی تکبیر تحریمہ کہتا ہے کیا اس کی نماز ہو جاتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر تو تکبیر قیام کی ادنی حالت میں کہتا ہے یعنی اس وقت کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچے تو اس کی نماز شروع ہو جائے گی لیکن اگر وہ تکبیر اس حال میں کہتا ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچے تو اس کی نماز شروع نہیں ہو گی۔ عالمگیری میں ہے: "ولا یصیر شارعا بالتکبیر الا فی حالة القیام او فیما ھو اقرب الیه من الرکوع" یعنی: حالت قیام یا جو حالت رکوع کے مقابلہ میں قیام سے قریب تر ہے اسی میں تکبیر کہنے سے نماز شروع کرنے والا کہلائے گا۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 76)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 شوال المکرم 1446ھ / 14 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2394

صرف اللہ کہنے سے نماز شروع

سائل: اجمل خان

سوال: اگر کسی نے نماز شروع کرتے وقت صرف اللہ کہا اور اکبر اس کی زبان سے نکلا ہی نہیں اور اس نے نماز مکمل کر لی تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی نے تکبیر تحریمہ میں صرف اللہ کہا اور اکبر نہ کہا تو اس کی نماز تو شروع ہو جائے گی تکبیر تحریمہ کا فرض پائے جانے کی وجہ سے مگر چونکہ واجب اللہ اکبر کہنا ہے لہذا بھول کر ایسا ہونے کی صورت میں سجدہ سہو لازم ہو گا اور جان کر ایسا کیا تو نماز واجب الاعادہ ہو گی۔ تبیین الحقائق میں ہے: "ولو ذكر الاسم دون الصفة بان قال الله۔۔يصير شارعا عند ابی حنيفة" یعنی: اور اگر نام ذکر کیا صفت ذکر نہیں کی اس طرح کہ تکبیر تحریمہ میں کہا اللہ تو امام اعظم کے نزدیک اس کی نماز شروع ہو جائے گی۔ (تبیین الحقائق، جلد 1، صفحہ 110)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 شوال المکرم 1446ھ / 14 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2398

نماز شروع کرنے اور فاتحہ پڑھنے کے بعد کسی نے اقتدا کی

سائل: علی حیدر

سوال: میں عرب شریف میں رہتا ہوں کئی مرتبہ ہم مغرب یا عشا کی نماز شروع کرتے ہیں اور سورہ فاتحہ کی کچھ آیات بھی پڑھ لی ہوتی ہیں تو پیچھے سے لوگ پھر اقتدا شروع کر دیتے ہیں تو کیا ایسی صورت میں دوبارہ سورہ فاتحہ جہر سے پڑھنی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کوئی شخص اکیلا فجر، مغرب یا عشا کی فرض نماز پڑھ رہا ہو اور سورہ فاتحہ کی کچھ آیات یا پوری سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کسی نے اس کی اقتدا کی تو باقی قراءت میں اس پر جہر سے کرنا واجب ہو گا جبکہ اس نے امامت کی نیت کر لی ہو اور جو قراءت پہلے کر چکا اس کا حکم یہ ہے کہ اگر سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ قراءت نہیں کیا تو اعادہ کرے ورنہ اعادہ نہ کرے بلکہ جہاں سے اس نے امامت کی نیت کی وہاں سے جہرا سے پڑھے۔ در مختار میں ہے: "ولو ائتم بہ بعد الفاتحۃ او بعضھا سرا اعادھا جھرا، بحر، لکن فی آخر شرح المنیۃ ائتم بہ بعد الفاتحۃ یجھر بالسورۃ ان قصد الامامۃ والا فلا یلزمہ الجھر" یعنی: اگر پوری فاتحہ یا بعض حصہ سرا پڑھنے کے بعد اس کی اقتدا کی گئی تو اب جہرا اس کا اعادہ کرے، بحر الرائق میں ایسا ہے، لیکن شرح منیہ کے آخر میں ہے اگر فاتحہ کے بعد اس کی اقتدا کی گئی تو اگر امامت کی نیت کی تو سورت جہر سے پڑھے ورنہ اس پر جہر واجب نہیں۔

(شامی مع در، جلد 2، صفحہ 304، 305)

جد الممتار میں ہے: "صار واجبا بالاقتداء صوابہ بنیۃ الامامۃ، یجھر بالسورۃ ولا یعید الفاتحۃ جھرا لئلا یلزم تکرار الفاتحۃ وھو سھوا یوجب السجود، فعمدا یقتضی الاعادۃ۔ اقول ویظھر واللہ تعالی اعلم ان لو خافت بعض الفاتحۃ یعیدہ جھرا لان التکرار البعض لا یوجب السھو ولا الاعادۃ والاخفاء بالبعض یوجبہ فالاعادۃ جھرا یزول الثانی ولا یلزم الاول" یعنی: اقتدا کے سبب جہر واجب ہو جائے گا اور درست یہ ہے کہ امامت کی نیت کے ساتھ ہو، سورت میں جہر کرے اور فاتحہ کا جہرا اعادہ نہ کرے تاکہ فاتحہ کا تکرار لازم نہ آئے کہ اگر وہ بھول کر ہو تو سجدہ سہو لازم ہو گا جان کر کیا تو اعادہ۔ میں کہتا ہوں اور ظاہر یہ ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ اگر بعض سورہ فاتحہ کو آہستہ پڑھا تو جہرا اس کا اعادہ کر لے اس لئے کہ بعض سورہ فاتحہ کا تکرار سہو کو لازم نہیں کرتا نہ ہی اعادہ کو اور بعض میں اخفا کرنا اس کو لازم کرے گا تو جہرا اس کا اعادہ کر لے تو اخفا زائل ہو جائے گا تو سجدہ سہو لازم نہیں ہو گا۔

(جد الممتار، جلد 3، صفحہ 237)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 شوال المکرم 1446ھ / 15 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2397

قراءت کے لئے فرض کی پہلی دو رکعت کی تعیین

سائل: صارم عطاری

سوال: کیا قراءت کے لئے فرض کی پہلی دو رکعتوں کی تعیین ضروری ہے اگر پہلی دو رکعت میں نہ کی جائے اور تیسری اور چوتھی میں کی جائے تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

فرضوں میں قراءت کے لئے پہلی دو رکعتوں کی تعیین واجب ہے، اگر کسی نے بھول کر پہلی دو رکعتوں کی جگہ بعد والی دو رکعتوں میں کی تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔ بحر الرائق میں ہے: ”وتعیین الاولیین من الثلاثیۃ والرباعیۃ المکتوبتین للقراءۃ المفروضۃ حتی لو قرا فی الاخریین من الرباعیۃ دون الاولیین او فی احدی الاولیین واحدی الاخریین ساھیا وجب علیہ سجود السھو بناء علی ان محل القراءۃ المفروضۃ الاولیان عینا وھو الصحیح“ یعنی: فرض قراءت کے لئے فرضوں کی پہلی دو رکعت کی تعیین تیسری اور چوتھی کے مقابلہ میں واجب ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے چار رکعت والی میں آخری دو میں قراءت کی پہلی دو میں نہ کی یا پہلی دو میں سے ایک میں کی اور آخری کی دو میں سے ایک میں کی بھول کر تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا اس بات پر بنا کرتے ہوئے کہ فرض قراءت کا محل شروع کی پہلی دو رکعت ہیں اور یہی صحیح ہے۔ (بحر الرائق، جلد1، صفحہ 313)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 شوال المکرم 1446ھ / 15 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2399

نماز میں کس وقت انگلیاں کشادہ ہوں

سائل: امز ہرا

سوال: نماز میں کس وقت انگلیاں کشادہ ہونی چاہیے اور کس وقت بند اور کس وقت نارمل حالت میں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

نماز میں رکوع کی حالت میں گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑلے اور فقط اس حالت میں انگلیاں کشادہ رکھنا مستحب ہے، عورت کے لئے انگلیاں بند رکھنا اور صرف رکھنا سنت ہے اور حالت سجدہ میں انگلیاں بند رکھنا مستحب ہے باقی ہر جگہ اعتدال کی حالت میں رہنے دی جائیں۔ ھدایہ میں ہے: " ويعتمد بيديه على ركبتيه ويفرج بين أصابعه لقوله عليه الصلاة والسلام لأنس رضی اللہ عنہ إذا ركعت فضع يديك على ركبتيك وفرج بين أصابعك ولا يندب إلى التفريج إلا في هذه الحالة ليكون أمكن من الأخذ ولا إلى الضم إلا في حالة السجود وفيما وراء ذلك يترك على العادة "یعنی: اور رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑلے اور انگلیوں میں کشادگی کردے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانے کی وجہ سے کہ جب تم رکوع کرو تو اہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں میں کشادگی دو اور اس حالت کے علاوہ کسی جگہ انگلیاں کشادہ کرنا مستحب نہیں تاکہ پکڑنا زیادہ ممکن ہو سکے اور سجدہ کی حالت کے علاوہ انگلیاں بند کرنا کہیں مستحب نہیں اور اس کے علاوہ ہر جگہ عادت پر چھوڑ دے۔ (ھدایہ، جلد1، صفحہ 50)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 شوال المکرم 1446ھ / 15 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2400

سمع اللہ لمن حمدہ میں ہ کو جزم دینا

سائل: ام کنیز

سوال: سمع اللہ لمن حمدہ میں حمدہ کی ہ کو ساکن کرتے ہیں لیکن کچھ لوگ ہ پر حرکت بھی ظاہر کرتے ہیں تو کون سا طریقہ بہتر ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سمع اللہ لم حمدہ کی ہ کو ساکن پڑھنا چاہیے۔ عالمگیری میں ہے: ”اذا قال سمع الله لمن حمده يقول الهاء بالجزم ولا يبين الحركة فی الهاء“ یعنی: جب کہا سمع اللہ لمن حمدہ تو ہ میں جزم دے حرکت ظاہر نہ کرے۔

(عالمگیری، جلد1، صفحہ 82)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 شوال المکرم 1446ھ / 15 اپریل 2025ء

روزہ

فتوی نمبر:2355

برتن ہاتھ میں ہو اور حاجت پوری نہ ہوئی ہو

سائل:عبد الغنی

سوال: رمضان شریف میں سوشل میڈیا پر یہ روایت وائرل ہوتی ہے؛ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"جب تم میں سے کوئی نداء سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو جب تک اس سے اپنی حاجت نہ پوری کرے، اسے نہ رکھے۔(سنن ابی داود، ج02، ص304، بیروت) اس سے یہ دلیل پکڑی جاتی ہے کہ سحری کا وقت ختم ہونے کے باجود اذان کے وقت کھانا پینا جائز ہے، کیا یہ بات درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اختتام سحری کا تعلق اذان سے نہیں بلکہ وقت سے ہے، قرآن کریم میں صبح صادق کو ختم سحری کا معیار قرار دیا ہے اور تمام معتبر تفاسیر میں یہ بات موجود ہے کہ صبح صادق ہوتے ہی روزہ رکھنے والے کے لیے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے، اب ابوداؤد شریف کی اس روایت کی مراد کو جاننے کے لیے شروحات پر نظر کی جائے تو چند توجیہات سامنے آتی ہیں۔(1) اس سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان مراد ہے جو وہ صبح صادق سے پہلے دیا کرتے تھے جس کا تذکرہ بخاری شریف میں بھی ہے۔(2) اس سے مراد اگر فجر کی اذان ہی لی جائے تو معنی یہ ہو گا کہ اگر موذن نے غلطی سے جلدی اذان دے دی اور سحری کرنے والے کو یقین یا ظن غالب ہے کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی تو وہ کھانا پینا جاری رکھ سکتا ہے۔(3) اس سے مراد مغرب کی اذان ہے یعنی اذان ہو رہی ہو تو کھانا پینا جاری رکھ سکتے ہو اور حاجت پوری کر کے نماز مغرب کی طرف جاؤ۔ شرح ابوداؤد للرسلان میں ہے:"المراد بالنداء اذان بلال الاول لقوله عليه السلام: ان بلال يوذن بليل فكلوا وشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم"ترجمہ: ندا سے مراد بلال کی اذان اول ہے آپ علیہ السلام کے فرمان کی وجہ سے کہ بلال رات میں اذان دیتا ہے تو کھاؤ اور پیو جب تک ام مکتوم اذان نہ دے۔(شرح للرسلان، ج10، ص342)

مرقات میں ہے:"وهذا اذا علم او ظن عدم الطلوع وقال ابن الملك هذا اذا لم يعلم طلوع الصبح اما اذا علم انه قد وقع او شك فيه فلا"ترجمہ: اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ سحری کرنے والے کو صبح صادق طلوع نہ ہونے کا علم ہو یا ظن غالب ہو اور ابن ملک نے فرمایا: یہ اس صورت میں ہے جبکہ اسے صبح صادق کے طلوع کا علم نہ ہو بہر حال جب اسے معلوم ہو کہ صبح صادق ہو گئی ہے یا اس میں شک ہو تو پھر کھانا جاری نہیں رکھ سکتا۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد4، صفحہ 421، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

02 رمضان المکرم 1446ھ/03 مارچ 2025ء

سائل: ایوب عطاری

روزہ کی شرائط

فتویٰ نمبر: 2370

سوال: روزہ کی شرائط کے بارے میں بتادیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

روزہ کی شرائط تین طرح کی ہیں: (1) روزہ کے واجب ہونے کی شرائط (2) وجوب ادا کی شرائط (3) صحت ادا کی شرائط۔ واجب ہونے کی تین شرائط ہیں: اسلام، عقل اور بلوغ جبکہ وجوب ادا دو ہیں: صحت اور اقامت اور صحت ادا دو ہیں: نیت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔ عالمگیری میں ہے: "اما شروطه: فثلاثة انواع: شرط وجوبه: الاسلام و العقل و البلوغ۔ وشرط وجوب الاداء: الصحة و الاقامة۔ و شرط صحة الاداء: النية و الطهارة عن الحيض و النفاس" یعنی: بہر حال روزے کی تین طرح کی شرائط ہیں: اس کے واجب ہونے کی شرط: اسلام و عقل و بلوغ۔ اور وجوب ادا کی شرط: صحت و اقامت اور صحت ادا کی شرط نیت اور حیض و نفاس سے پاکی۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 215)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

10 رمضان المکرم 1446ھ / 11 مارچ 2025ء

فتوی نمبر: 2369

سائل: امراہین

عورت کو طلوع فجر کا علم ہونے کے باوجود شوہر سے جھوٹ

سوال: شوہر نے بیوی سے پوچھا کہ کیا صبح صادق ہوگئی ہے بیوی کو معلوم تھا کہ ہوگئی ہے پھر بھی اس نے کہا نہیں ہوئی اور شوہر نے بیوی سے ہمبستری کرلی تو کیا بیوی پر کفارہ ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر شوہر نے بیوی کو کہا کہ صبح صادق دیکھو ہوئی کہ نہیں اور بیوی نے دیکھا اور علم ہونے کے باوجود کہا کہ نہیں ہوئی اور شوہر نے ہمبستری کرلی تو روزہ تو دونوں کا ٹوٹ جائے گا مگر بیوی پر کفارہ لازم ہوگا اور وہ گناہ گار بھی ہوگی، شوہر پر کفارہ نہیں۔ فتاوی قاضی خان میں ہے: "اذا قال الرجل لامراتہ انظری ان الفجر طالع او غیر طالع فنظرت فرجعت وقالت لم یطلع فجامعھا زوجھا ثم ظھر ان الفجر کان طالعا۔ لا کفارۃ علیہ مطلقا وھو الصحیح لانہ علی یقین من اللیل شاک فی النھار وعلی المراۃ الکفارۃ ان افطرت مع العلم بالطلوع" یعنی: جب شوہر نے بیوی سے کہا کہ دیکھو صبح صادق ہوئی کہ نہیں تو عورت نے دیکھا اور واپس آکر کہا کہ نہیں ہوئی تو شوہر نے بیوی سے ہمبستری کرلی پھر پتا چلا کہ فجر طلوع ہوگئی تھی تو اس پر کفارہ نہیں اور یہی صحیح ہے اس لئے کہ اس کو رات کے بارے میں یقین ہے اور دن کا شک ہے اور عورت پر کفارہ لازم ہوگا اگر طلوع کا علم ہونے کے باوجود روزہ توڑا۔

(فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ190)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

10 رمضان المکرم 1446ھ / 11 مارچ 2025ء

فتوی نمبر:2372

روزہ نہ رکھنے کی نیت سے سحری کرنا

سائل:عابد عطاری

سوال: اگر کسی نے رمضان کے روزہ کی سحری کی مگر اس کی نیت روزہ نہ رکھنے کی ہے تو کیا اس کا روزہ ہو گا سحری کرنے کی وجہ سے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی نے رمضان میں سحری کی مگر اس کی نیت روزہ نہ رکھنے کی ہے تو اس کی روزہ کی نیت نہیں ہو گی۔ عالمگیری میں ہے:"وان تسحر على انه لا يصبح صائما لا يكون نية"یعنی: اگر کسی نے سحری کی اس بنیاد پر کہ صبح کو روزہ دار نہیں ہو گا تو سحری کرنا نیت میں شمار نہیں ہو گا۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ 215)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 رمضان المکرم 1446ھ / 12 مارچ 2025ء

فتوی نمبر: 2367

روزے میں rectal route سے دوا لینا

سائل: سید حسنین

سوال: روزے کی حالت میں rectal route سے دوا لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

Rectal route میں مقعد یعنی پاخانہ کے مقام سے دوا چڑھائی جاتی ہے اور مقعد کے ذریعے سے دوا چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ یہ ایسا راستہ ہے جس سے دوا جوف میں پہنچ جائے گی۔ ھدایہ میں ہے: "ومن احتقن افطر لقولہ ﷺ الفطر مما دخل ولوجود معنی الفطر وھو وصول ما فیہ صلاح البدن الی الجوف" یعنی: اور جس نے حقنہ لیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا حضور ﷺ کے فرمان کی وجہ سے کہ روزہ کسی چیز کے داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے اور فطر کا معنی پائے جانے کی وجہ سے کہ جس میں بدن کی اصلاح ہے اس چیز کا جوف تک پہنچ جانا۔ (ھدایہ، جلد 1، صفحہ 123)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 رمضان المکرم 1446ھ / 10 مارچ 2025ء

سائل: سلیم عطاری

فتوی نمبر: 2371

سحری بھی نیت ہے

سوال: رمضان کے روزے کے لئے سحری کی تو کیا یہ سحری بھی نیت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

روزہ چاہے رمضان کا ہو یا اس کے علاوہ، سحری کرنے سے نیت ہو جاتی ہے۔ عالمگیری میں ہے: ”والتسحر فی رمضان نیة ذکرہ نجم الدین النسفی وکذا اذا تسحر لصوم آخر“ یعنی: رمضان میں سحری کرنا نیت ہے نجم الدین نسفی نے اس کو ذکر کیا اسی طرح کسی اور روزہ کے لئے سحری کرنا (بھی نیت ہے)۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 215)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 رمضان المکرم 1446ھ / 12 مارچ 2025ء

فتوی نمبر: 2373

رات کو روزہ کی نیت کر کے صبح سے پہلے بدل دینا

سائل: شہباز مدنی

سوال: اگر کسی نے رات کو روزہ کی نیت کر لی مگر طبیعت خراب ہونے کے سبب صبح صادق سے پہلے نیت بدل دی تو کیا یہ نیت کی تبدیلی درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی نے رات کو روزہ کی نیت کر لی تھی اور صبح صادق سے پہلے عذر کے سبب یا بلا عذر نیت تبدیل کر دی تو یہ نیت کی تبدیلی درست ہے اور اب وہ روزہ دار نہیں مگر بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنا ناجائز و گناہ ہے۔ عالمگیری میں ہے: "ولو نوى من الليل ثم رجع عن نيته قبل طلوع الفجر صح رجوعه فی الصیامات کلها" یعنی: اور اگر رات میں نیت کی پھر اپنی نیت سے رجوع کر لیا فجر طلوع ہونے سے پہلے تو اس کا رجوع کرنا تمام قسم کے روزوں میں صحیح ہے۔ (عالمگیری، جلد ۱، صفحہ ۲۱۵)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

۱۵ رمضان المکرم 1446ھ / ۱۶ مارچ 2025ء

زکوۃ

فتوی نمبر:2334

اپنے اکاؤنٹ سے کسی اور کی زکوۃ دینا

سائل: اکرام مدنی

سوال: بعض اوقات لوگ مجھے زکوۃ کی ادائیگی کا وکیل بناتے ہیں اور پیسے میرے اکاؤنٹ میں بھیج دیتے ہیں اب چونکہ میرا کاروبار ہے میرے پاس دکان میں پارٹیوں کے چیک اور کیش ہوتے ہیں کیا میں ان میں سے زکوۃ ادا کر سکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس نے آپ کو زکوۃ کی ادائیگی کا وکیل بنایا ہے اس نے اگر رقم آپ کو ہاتھ میں یا اکاؤنٹ کے ذریعے بھیج دی ہے تو اب آپ اپنے پاس موجود دوسری رقم سے بھی زکوۃ کی ادائیگی کر سکتے ہیں، یہاں یہ یاد رہے کہ صرف چیک دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی جب تک وہ چیک کیش ہو کر اماؤنٹ اس کے ہاتھ میں یا اکاؤنٹ میں نہ آجائے۔ شامی میں ہے:"الوکیل بدفع الزکاۃ اذا امسک دراھم المؤکل ودفع من مالہ لیرجع ببدلھافی دراھم المؤکل صح"یعنی: زکوۃ کی ادائیگی کا وکیل جب مؤکل کی رقم اپنے پاس رکھ لے اور اپنے مال سے زکوۃ ادا کرے تاکہ مؤکل کی رقم اس رقم کے بدلے رکھ لوں گا تو صحیح ہے۔ (شامی، جلد3، صفحہ224)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

23شعبان المعظم1446ھ/ 22فروری2025ء

فتوی نمبر:2342

زکوۃ میں مؤکل کی نیت کا اعتبار ہے

سائل:ناصر الدین

سوال: زکوۃ میں وکیل کی نیت کا اعتبار ہے یا مؤکل کی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

زکوۃ کی ادائیگی میں مؤکل کی نیت کا اعتبار ہے وکیل کی نیت کا نہیں۔عالمگیری میں ہے:"وتعتبر نیۃ المؤکل فی الزکاۃ دون الوکیل "یعنی:زکوۃ کی ادائیگی میں مؤکل کی نیت کا اعتبار ہے وکیل کی نیت کا نہیں۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ 188، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

25شعبان المعظم1446ھ/24فروری2025ء

فتوی نمبر:2341

موکل زکوۃ کی نیت کب کرے

سائل: نوید خان

سوال: اگر کسی نے زکوۃ کی ادائیگی کا کسی کو وکیل بنایا تو زکوۃ کی نیت کب کرے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

موکل نے وکیل کو وکالت دیتے وقت نیت کرلی تو بھی درست ہے، اگر اس وقت نیت نہ کی اور فقیر شرعی کو رقم دیتے وقت موکل نے نیت کی تو بھی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "اذا وکل فی اداء الزکاۃ اجزاته النية عند الدفع الى الوكيل فان لم ينو عند التوكيل ونوى عند دفع الوكيل جاز" یعنی: جب موکل نے زکوۃ کی ادائیگی کا وکیل کیا تو اس وقت موکل کی نیت ہونا کافی ہے پھر اگر وکالت دیتے وقت نیت نہ کی اور وکیل کے دینے کے وقت کی تو بھی جائز ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ، جلد1، صفحہ 115، المطبعۃ الخیریۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

25شعبان المعظم1446ھ / 24فروری2025ء

فتوی نمبر:2345

سائل: نبیل

شرعی فقیر کو قرض دار سے رقم لینے کا کہا

سوال: ایک شخص کے اوپر میرا قرض تھا ایک شرعی فقیر میرے پاس زکوۃ کے لئے آیا تو میں نے اس کو قرض دار کے پاس بھیج دیا اس شرعی فقیر نے قرض دار سے رقم وصول کرلی تو میں نے زکوۃ کی نیت کرلی تو کیا زکوۃ ادا ہو گئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آپ نے شرعی فقیر کو قرض دار سے رقم لینے کا کہا تو اگر اس نے قرض دار سے وہ رقم لے لی پھر آپ نے زکوۃ کی نیت کرلی تو زکوۃ ادا ہوگئی۔ بحر الرائق میں ہے: "ولو امر فقيرا بقبض دين له على آخر نواه عن زكاة عين عنده جاز لان الفقير يقبض عينا فكان عينا عن عين" یعنی: اور اگر کسی شرعی فقیر کو قرض دار سے اپنے قرض پر قبضہ کرنے کا کہا اور اپنے مال کی زکوۃ کی نیت کی تو جائز ہے اس لئے کہ فقیر نے عین پر قبضہ کیا تو وہ عین کی طرف سے عین ہو گیا۔ (بحر الرائق، جلد2، صفحہ 228)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

25 شعبان المعظم 1446ھ / 24 فروری 2025ء

سائل: امر علی

فتوی نمبر: 2343

بغیر اجازت کسی اور کی زکوۃ دینا

سوال: میرا اور میرے دوست کا مشترکہ کاروبار ہے میں نے اس سے اجازت لئے بغیر اس کی زکوۃ ادا کر دی بعد میں جب اس کو بتایا تو اس نے اجازت دے دی تو کیا اس کی زکوۃ ادا ہو گئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر آپ نے اپنے دوست کی زکوۃ بغیر اجازت دی اور بعد میں اس نے اجازت دے دی تو اگر اجازت دیتے وقت وہ مال شرعی فقیر کے قبضہ میں موجود تھا تو آپ کے دوست کی زکوۃ ادا ہو جائے گی یا کچھ مال ہے اور کچھ تلف ہو گیا تو جتنا ہے اس کی زکوۃ ادا ہو جائے گی، اور اگر وہ مال اس کی ملکیت میں باقی نہیں رہا تو آپ کے دوست کی زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔ فتاوی سراجیہ میں ہے: "رجل ادی زکاۃ غیرہ عن مال ذلك الغیر فاجازہ المالك فان كان المال قائما فی ید الفقیر جاز والافلا" یعنی: ایک شخص نے کسی کی زکوۃ اس کے مال سے بغیر اجازت ادا کر دی پھر مالک نے اجازت دے دی تو اگر مال فقیر کے قبضہ میں باقی ہے تو زکوۃ ادا ہو گئی ورنہ نہیں۔

(فتاوی سراجیہ، صفحہ 145)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

25 شعبان المعظم 1446ھ / 24 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2346

سائل: عادل فرید

فقیر کو قرض معاف کر کے زکوۃ شمار کرنا

سوال: ایک شرعی فقیر کو میں نے قرض دیا تھا میں چاہتا ہوں کہ وہ قرض اس کو معاف کر دوں اور اپنے کسی دوسرے مال کی زکوۃ کو اس میں شمار کر لوں تو ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی فقیر پر جو قرض ہے اس کو معاف کر کے اس سے زکوۃ کی نیت کرنا درست نہیں اس طرح زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔ عالمگیری میں ہے: "ولو وھب دینہ من فقیر ونوی زکاۃ دین آخر علی رجل آخر او نوی زکاۃ دین لہ لم یجز" یعنی: فقیر کو قرض معاف کر دیا اور اس سے دوسرے شخص پر اپنے قرضہ کی زکوۃ میں شمار کیا یا اپنے کسی مال کی زکوۃ میں شمار کیا تو جائز نہیں۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 189)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 شعبان المعظم 1446ھ / 26 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2353

سائل: محمد عابد

اگر زیادہ رقم آگئی تو اس کی بھی زکوۃ

سوال: میرے پاس 10 لاکھ تھے میں نے 15 لاکھ کی زکوۃ ایڈوانس دی اور یہ نیت کی اگر سال پورا ہونے سے پہلے 5 لاکھ اور آگئے تو یہ زکوۃ 15 لاکھ کی ہو جائے گی ورنہ 10 لاکھ کی زکوۃ اس سال کی اور باقی اگلے سال کی تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں معلوم کی گئی صورت جائز ہے، اگر آپ کو مزید پانچ لاکھ حاصل نہ ہوئے تو جو زیادہ زکوۃ دی وہ اگلے سال میں شمار ہو جائے گی۔ عالمگیری میں ہے: "ولو عجل زکاۃ الفین ولہ الف فقال: ان اصبت الفا اخری قبل الحول فھی عنھما والا فھی عن ھذہ الالف فی السنۃ الثانیۃ اجزاہ" یعنی: اور اگر دو ہزار کی زکوۃ دی حالانکہ اس کے پاس ایک ہزار تھے اور اس نے کہا کہ اگر سال پورا ہونے سے پہلے ایک ہزار اور آگئے تو یہ زکوۃ دو ہزار کی ہوگئی ورنہ اضافی زکوۃ اسی ایک ہزار کی اگلے سال کی تو یہ جائز ہے۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 194)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 شعبان المعظم 1446ھ / 28 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2351

ایڈوانس زکوۃ دینے کے بعد نصاب کم

سائل: سرمد اعوان

سوال: اگر کسی نے ایڈوانس زکوۃ دی اور نصاب کا سال پورا ہونے پر وہ صاحب نصاب نہ رہے تو کیا اس کی زکوۃ ادا ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ایڈوانس زکوۃ اسی وقت ادا ہو گی جب نصاب کے سال کے اختتام پر وہ صاحب نصاب ہو، اگر پہلے صاحب نصاب تھا اور زکوۃ دے دی اور سال کے اختتام پر صاحب نصاب نہ رہا تو جو دیا وہ نفلی صدقہ ہو گا۔ عالمگیری میں ہے: "کانت لہ مائتا درھم او عروض للتجارۃ قیمتھا مائتا درھم فتصدق بالخمسۃ عن الزکاۃ وانتقص النصاب حتی حال علیہ الحول والنصاب ناقص او کان النصاب کاملا وقت التعجیل ثم ھلک جمیع المال صار ما عجل بہ تطوعا" یعنی: کسی کے پاس دو سو درہم یا اس قیمت کا مال تجارت تھا پھر اس نے پانچ درہم زکوۃ میں دے دیے اور اس کا نصاب کم ہو گیا یہاں تک کہ سال پورا ہو گیا اور نصاب ناقص ہی رہا یا ایڈوانس زکوۃ دیتے وقت نصاب کامل تھا پھر سارا مال ہلاک ہو گیا تو جو ایڈوانس دیا وہ نفلی صدقہ ہو گیا۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 194)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 شعبان المعظم 1446ھ / 28 فروری 2025ء

فتویٰ نمبر:2352

ایک سال سے زیادہ کی ایڈوانس زکوۃ

سائل:ام کوثر

سوال: کیا ایک سال سے زیادہ کی بھی ایڈوانس زکوۃ دے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ایک سال سے زیادہ کی ایڈوانس زکوۃ دینا بھی جائز ہے۔ ھدایہ میں ہے:"ویجوز التعجیل لاکثر من سنۃ لوجود السبب"یعنی: ایک سال سے زیادہ کی بھی ایڈوانس زکوۃ دینا جائز ہے سبب کے پائے جانے کی وجہ سے۔

(ھدایہ، جلد1، صفحہ 101)

عنایہ میں ہے:"لان الملك النصاب سبب وجوب الزكاة فی كل حول ما لم ينتقص و جواز التعجيل باعتبار تمام السبب وفی ذلك الحول الاول و الثانی سواء"یعنی: اس لئے کہ مالک نصاب ہونا ہر سال ہی زکوۃ کے وجوب کا سبب ہے جب تک نصاب سے کم نہ ہو اور پیشگی کا جواز سبب کے پورا ہونے کی وجہ سے ہے اور اس میں پہلا اور دوسرا سال برابر ہیں۔

(عنایہ، جلد2، صفحہ 206)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

29شعبان المعظم1446ھ / 28فروری2025ء

سائل: الطاف مدنی

فتوی نمبر: 2349

مسافر پر زکوۃ

سوال: زکوۃ کے مصارف میں مسافر بھی ہے اگر مسافر خود مالدار ہو تو کیا وہ اپنے مال کی زکوۃ دے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسافر اگر صاحب نصاب ہو تو شرائط پائی جانے کی صورت میں وہ اپنے مال کی زکوۃ دے گا۔ فتاوی قاضی خان میں ہے: "وعلی ابن سبیل زکاۃ مالہ لانہ قادر علی التصرف بنائبہ" یعنی: اور مسافر پر اپنے مال کی زکوۃ فرض ہے اس لئے کہ وہ اپنے مال پر اپنے نائب کے ذریعے تصرف پر قادر ہے۔

(فتاوی قاضی خان، جلد 1، صفحہ 227)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 شعبان المعظم 1446ھ / 27 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2348

خلع کی رقم پر قبضہ نہ کیا تو زکوۃ

سائل: شاکر اعوان

سوال: ایک عورت نے اپنے شوہر سے 25000 کے بدلے خلع لی مگر دو سال ہو گئے وہ رقم شوہر کو نہیں دی تو کیا ان 25000 پر زکوۃ شوہر پر فرض ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر مرد نے عورت کو خلع دی اور بدل خلع پر قبضہ نہ کیا تو اس کی زکوۃ شوہر پر فرض نہیں۔ جامع المضمرات میں ہے: "خالعها على الف ولم يقبضها سنين "یعنی: مرد نے عورت کو خلع دی ایک ہزار کے بدلے اور اس پر کچھ سالوں تک قبضہ نہ کیا (تو زکوۃ واجب نہیں)۔ (جامع المضمرات، جلد2، صفحہ 333، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 شعبان المعظم 1446ھ / 26 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2350

تجارت کے لئے لی ہوئی بکریاں مر گئیں

سائل: حامد خان

سوال: ہم نے بکریاں بیچنے کی نیت سے خریدی تھیں مگر نصاب کا سال پورا ہونے سے پہلے وہ مر گئیں تو ہم نے اس کی کھالیں دباغت کروائیں تاکہ ان کو بیچ سکیں اسی دوران نصاب کا سال مکمل ہو گیا تو کیا ان پر زکوۃ ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آپ نے جو بکریاں بیچنے کی نیت سے لی تھیں اور پھر وہ مر گئیں اور آپ نے ان کی کھالوں کو دباغت کروایا تاکہ اس کو بیچ سکیں تو نصاب کا سال پورا ہونے پر ان دباغت شدہ کھالوں کی قیمت کو بھی نصاب میں شامل کر کے ان کی زکوۃ دینی ہو گی۔ فتاوی قاضی خان میں ہے: ”رجل له غنم للتجارة تساوی مائتی درهم فماتت قبل الحول فسلخها ودبغ جلدها حتى بلغ جلدها نصابا فتم الحول كان عليه الزكاة“ یعنی: ایک شخص کے پاس تجارت کی بکریاں تھیں جو چاندی کے نصاب کے برابر تھیں پھر سال گزرنے سے پہلے وہ مر گئیں پھر اس نے ان کی کھالوں کو اتار کر دباغت کی یہاں تک کہ کھال بھی بقدر نصاب ہو گئیں اتنے میں سال بھی مکمل ہو گیا تو اس پر زکوۃ ہو گی۔ (فتاوی قاضی خان، جلد 1، صفحہ 222)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 شعبان المعظم 1446ھ / 28 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2354

مستحق کو ایڈوانس زکوۃ دی پھر وہ مالدار ہو گیا

سائل: عبد الصمد

سوال: میں نے ایک شرعی فقیر کو اپنی زکوۃ ایڈوانس میں دی مگر میر انصاب کا سال پورا ہونے تک وہ مالدار ہو چکا تھا تو کیا میری زکوۃ ادا ہو گئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر آپ نے شرعی فقیر کو ایڈوانس زکوۃ دی اور نصاب کا سال پورا ہونے سے پہلے وہ مالدار ہو گیا تو جو زکوۃ دی وہ ادا ہو گئی۔ عالمگیری میں ہے: "ولو عجل اداء الزكاة الى فقير ثم ايسر قبل الحول او مات او ارتد جاز ما دفعه عن الزكاة" یعنی: اور اگر فقیر کو پیشگی زکوۃ دے دی پھر سال پورا ہونے سے پہلے وہ فقیر مالدار ہو گیا یا مر گیا تو مرتد ہو گیا تو جو زکوۃ دی وہ ادا ہو گئی۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 194)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

01 رمضان المکرم 1446ھ / 02 مارچ 2025ء

سائل: حسن غوری

مستحق زکوۃ عالم کو دینا افضل

فتوی نمبر: 2359

سوال: عالم دین مستحق زکوۃ ہوں تو کیا ان کو زکوۃ دینا غیر عالم شرعی فقیر کے مقابلے میں افضل ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عالم دین اگر مستحق زکوۃ ہوں تو ان کو دینا غیر عالم مستحق کے مقابلے میں افضل ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے: "التصدق علی الفقیر العالم افضل من التصدق علی الجاھل" یعنی: عالم فقیر شرعی کو زکوۃ دینا غیر عالم شرعی فقیر سے افضل ہے۔

(تبیین الحقائق، جلد 1، صفحہ 302)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 رمضان المکرم 1446ھ / 07 مارچ 2025ء

فتوی نمبر: 2360

ایک شرعی فقیر کو نصاب کے برابر زکوۃ دینا

سائل: اکرم مدنی

سوال: ایک شرعی فقیر کو کتنی زکوۃ دے سکتے ہیں؟ اگر اس کو اتنی رقم دی کہ وہ صاحب نصاب ہو گیا تو ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ایک شرعی فقیر کو اتنی زکوۃ دینا کہ وہ خود صاحب نصاب ہو جائے مکروہ تنزیہی ہے، لیکن اگر دے دی تو بھی جائز ہے اور زکوۃ ادا ہو جائے گی، ہاں! اگر شرعی فقیر قرض دار ہے اور قرض ادا کرنے کے بعد اس کے پاس کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے تو مکروہ بھی نہیں۔ اسی طرح اگر اس شرعی فقیر کے اہل و عیال زیادہ ہیں کہ اگر وہ رقم سب میں تقسیم کی جائے تو سب کو نصاب سے کم ملے تو بھی مکروہ نہیں۔ ھدایہ میں ہے: "ویکرہ ان یدفع الی واحد مائتی درھم فصاعدا وان دفع جاز" یعنی: اور ایک ہی شرعی فقیر کو دو سو درہم یا اس سے زیادہ زکوۃ دینا مکروہ ہے اور اگر دی تو جائز ہے۔ (ھدایہ، جلد1، صفحہ 112، دار احیاء التراث العربی)

فتاوی قاضی خان میں ہے: "ویکرہ ان یعطی الفقیر اکثر من مائتی درھم، وان اعطاہ جاز عندنا ھذا اذا لم یکن الفقیر مدیونا فان کان مدیونا فدفع الیہ مقدارا مالو قضی بہ دینہ لا یبقی لہ شئی او یبقی دون المائتین لا باس بہ" یعنی: ایک فقیر کو دو سو درہم سے زیادہ زکوۃ دینا مکروہ ہے اور اگر دی تو ہمارے نزدیک جائز ہے اور یہ اس وقت ہے کہ جب فقیر قرض دار نہ ہو تو اگر وہ قرض دار ہے اور اسے اتنی زکوۃ دی کہ اگر وہ اس سے اپنا قرض اتارے تو اس کے پاس کچھ باقی نہ رہے یا دو سو سے کم بچے تو کوئی کراہت نہیں۔ (فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ 236)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 رمضان المکرم 1446ھ/07 مارچ 2025ء

فتوی نمبر:2358

زکوۃ کے لئے رقم الگ کرنے کے بعد انتقال

سائل: حمید الدین

سوال: ایک صاحب نصاب شخص نے زکوۃ کی نیت سے رقم الگ کر کے رکھی تھی پھر اس کا انتقال ہو گیا تو اب اس رقم کا کیا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر اس نے زکوۃ کی نیت سے رقم صرف الگ کی تھی مگر تھی اسی کی ملکیت میں تو انتقال کے بعد وہ رقم مال وراثت میں شمار ہو گی۔ شامی میں ہے: "لو مات كانت ميراثا عنه" (اگر زکوۃ کی رقم الگ کر کے رکھ لی) اور مر گیا تو اس کی طرف سے مال وراثت ہو جائے گا۔

(شامی، جلد 3، صفحہ 225)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 رمضان المکرم 1446ھ / 05 مارچ 2025ء

فتوی نمبر:2357

زکوۃ کے لئے الگ کی گئی رقم ضائع ہوگئی

سائل:حمید الدین

سوال: میرے اوپر زکوۃ فرض ہے میں نے کیش زکوۃ کی نیت سے دینے کے لئے الگ کیا تھا تو وہ کیش ضائع ہو گیا تو کیا مجھ پر زکوۃ ہے یا ساقط ہو گئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آپ پر چونکہ زکوۃ فرض تھی اور جو رقم آپ نے الگ کی وہ ضائع ہوگئی تو آپ پر اب بھی زکوۃ فرض ہے، ساقط نہیں ہوگی۔ عالمگیری میں ہے: "رجل وجبت علیه زکاة المائتین فافرز خمسة من ماله ثم ضاعت منه تلك الخمسة لا تسقط عنه الزکاة" یعنی: ایک شخص پر دو سو درہم کی زکوۃ فرض تھی اس نے اپنے مال میں سے پانچ درہم الگ کئے پھر وہ پانچ ضائع ہوگئے تو اس سے زکوۃ ساقط نہیں ہوگی۔

(عالمگیری، جلد1، صفحہ 201)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 رمضان المکرم 1446ھ / 05 مارچ 2025ء

فتوی نمبر: 2361

زنا سے پیدا ہونے والے بچے کو زکوۃ

سائل: احسن مدنی

سوال: اولاد کو زکوۃ دینا جائز نہیں کیا زنا سے جو بچہ پیدا ہوا اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زنا سے جو بچہ پیدا ہوا اس کو زانی اپنی زکوۃ نہیں دے سکتا۔ تنویر الابصار میں ہے: "لا یجوز دفع زکاۃ الزانی لولدہ منہ "یعنی: زانی کی زکوۃ زنا سے ہونے والے اس بچہ کو دینا جائز نہیں۔ (تنویر الابصار، صفحہ 139)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

07 رمضان المکرم 1446ھ / 08 مارچ 2025ء

فتوی نمبر: 2363

ابو لہب کی اولاد کو زکوۃ

سائل: عامر نعیمی

سوال: بنو ہاشم میں سے ابو لہب کی اولاد کو زکوۃ دینا کیوں جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بنو ہاشم یعنی آل علی و عباس و جعفر و عقیل و حارث کو زکوۃ دینا جائز نہیں، ان کے علاوہ جو بنی ہاشم ہیں جیسے ابو لہب کی اولاد، اگر وہ مستحق زکوۃ ہوں تو ان کو دینا جائز ہے اور اس کی وجہ فقہانے یہ لکھی ہے کہ ابو لہب نے نبی پاک ﷺ کی مدد نہیں کی بلکہ وہ نبی پاک ﷺ کو ایذا دینے کی کوشش میں لگا رہا۔ یاد رہے کہ یہاں علت حضور ﷺ کی مدد نہ کرنا ہے نہ کہ ایمان نہ لے کر آنا۔ ھدایہ میں ہے: "ولا تدفع الی بنی ھاشم۔۔ قال: وھم آل علی و آل عباس و آل جعفر و آل عقیل و آل الحارث بن عبد المطلب" یعنی: بنی ہاشم کو زکوۃ نہیں دے سکتے اور وہ آل علی و آل عباس و آل جعفر و آل عقیل و آل حارث بن عبد المطلب ہیں۔

(ھدایہ، جلد1، صفحہ112)

شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "لیس جمیع بنی ھاشم ممن تحرم علیھم الصدقۃ کابی لھب فانہ یجوز الدفع الی بنیہ لان حرمۃ الصدقۃ لبنی ھاشم کرامۃ من اللہ تعالی لھم ولذریتھم حیث نصروہ ﷺ فی جاھلیتھم و اسلامھم وابولھب کان حریصا علی اذاہ فلم یستحقھا بنوہ کذا قال الشیخ ابن الھمام" یعنی: سارے بنی ہاشم ان میں سے نہیں جن پر صدقہ حرام ہو جیسے ابو لہب کی اولاد تو اس کی اولاد کو دینا جائز ہے اس لئے کہ بنی ہاشم پر صدقہ کی حرمت اللہ کی طرف سے ان کی اور ان کی اولاد کی عزت کے لئے ہے اس حیثیت سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی مدد کی اسلام میں بھی اور جاہلیت میں بھی اور ابو لہب تو نبی پاک ﷺ کو تکلیف دینے کی حرص میں رہتا تھا تو اس کی اولاد مستحق نہیں۔ (لمعات التنقیح، جلد4، صفحہ288)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

07 رمضان المکرم 1446ھ / 08 مارچ 2025ء

فتوی نمبر: 2364

سائل: ام فیضان

چچا کو زکوۃ دینا افضل ہے یا ماموں کو

سوال: اگر چچا اور ماموں دونوں مستحق زکوۃ ہوں تو کس کو دینا افضل ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کوشش یہ کی جائے کہ دونوں کو کچھ نا کچھ دے دے لیکن اگر ایک کو دینی ہو تو چچا کو دینا افضل ہے۔ عالمگیری میں ہے: "والافضل فی الزکاۃ والفطر والنذور الصرف اولا الی الاخوۃ والاخوات ثم الی اولادھم ثم الی الاعمام والعمات ثم الی اولادھم ثم الی الخوال والخالات ثم الی اولادھم" یعنی: زکوۃ، صدقہ فطر اور منتوں میں افضل یہ ہے کہ پہلے بھائی بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموؤں اور خالاؤں کو پھر ان کی اولاد کو۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 209)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

07 رمضان المکرم 1446ھ / 08 مارچ 2025ء

فتوی نمبر:2362

زکوۃ کے وکیل کا اپنی بیوی کو زکوۃ دینا

سائل: شعیب اسلم

سوال: اگر کسی کو زکوۃ کی ادائیگی کا وکیل بنایا اور کسی فرد کو مختص نہ کیا تو اگر وکیل کی بیوی مستحقہ ہو تو کیا وہ اس کو زکوۃ دے سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی نے زکوۃ کی ادائیگی کا وکیل بنایا مگر کسی کو خاص نہ کیا اور اس وکیل کی بیوی مستحقہ زکوۃ ہے تو وکیل اپنی بیوی کو زکوۃ دے سکتا ہے۔عالمگیری میں ہے:"والوکیل اذا اعطی ولدہ الکبیر او الصغیر او امراتہ وھم محاویج جاز ولا یمسک شیئا"یعنی:اور وکیل جب زکوۃ اپنے چھوٹے یا بڑے بچے کو یا اپنی بیوی کو دے اور وہ محتاج بھی ہوں تو جائز ہے اور کوئی چیز اس میں سے روک نہ لے۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ 208)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

07 رمضان المکرم 1446ھ / 08 مارچ 2025ء

فتوی نمبر:2365

زکوۃ اور صدقہ فطر میں کس جگہ کا اعتبار

سائل: شاھد مدنی

سوال: اگر کوئی شخص جرمنی میں رہتا ہے مگر مال اس کا پاکستان میں ہے تو وہ زکوۃ اور صدقہ فطر کس جگہ کے اعتبار سے دے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زکوۃ میں مال کی جگہ کا اعتبار ہے جبکہ صدقہ فطر میں مال والے کی جگہ کا، لہذا جو بندہ جرمنی میں رہتا ہے اور اس کا مال پاکستان میں ہے تو وہ زکوۃ پاکستان کے حساب سے دے گا اور صدقہ فطر جرمنی کے حساب سے۔ تبیین الحقائق میں ہے:" المعتبر فی الزکاۃ مکان المال حتی لو کان ھو فی بلد و مالہ فی بلد اخری یفرق فی موضع المال وفی صدقۃ الفطر یعتبر مکانہ۔۔ الفرق ان الزکاۃ محلھا المال ولھذا تسقط بھلاکہ وصدقۃ الفطر فی الذمۃ ولھذا لا تسقط بھلاکھم "یعنی: زکوۃ میں مال کی جگہ کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر خود کسی شہر میں ہے اور مال دوسرے شہر میں تو مال کی جگہ کے عتبار سے حساب لگائے گا اور صدقہ فطر میں اپنی جگہ کا اعتبار ہے۔۔ فرق یہ ہے کہ زکوۃ کا محل مال ہے اور اسی وجہ سے مال کی ہلاکت کے سبب زکوۃ ساقط ہو جاتی ہے اور صدقہ فطر ذمہ میں ہوتا ہے اسی وجہ سے مال کی ہلاکت سے ساقط نہیں ہوتا۔ (تبیین الحقائق، جلد1، صفحہ305)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

07 رمضان المکرم 1446ھ / 08 مارچ 2025ء

فتوی نمبر: 2391

کسی اور کے اکاؤنٹ میں رقم بھیجنے سے زکوۃ کی ادائیگی

سائل: عبد الماجد

سوال: ایک شخص شرعی فقیر ہے اس کو کوئی زکوۃ دینا چاہتا تھا مگر اس شرعی فقیر کا اکاؤنٹ نہیں تھا تو اس نے کسی اور کا اکاؤنٹ نمبر اس شخص کو دے دیا تو اس دوسرے شخص کے اکاؤنٹ میں پیسے آنے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر اس شرعی فقیر نے دوسرے شخص کو کہا تھا کہ میری رقم آئے گی تمہارے پاس تو اب چونکہ وہ دوسرا شخص اس کا وکیل ہو گیا لہذا اس کے اکاؤنٹ میں رقم آنے سے اس کا قبضہ شمار ہو گا اور وکیل کا قبضہ مؤکل کا قبضہ ہوتا ہے لہذا زکوۃ ادا ہو جائے گی لیکن اگر اس نے اپنا وکیل اس کو نہیں بنایا تھا تو اب جب تک اس شرعی فقیر کے قبضہ میں رقم نہ چلی جائے زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔ شامی میں ہے: ”﴿دین الحی الفقیر فیجوز لو بامرہ﴾ ای یجوز عن الزکاۃ علی انہ تملیک منہ والدائن یقبضہ بحکم النیابۃ عنہ ثم یصیر قابضا لنفسہ “یعنی: زندہ شرعی فقیر کے قرض کو ادا کرنا جائز ہے جبکہ اس کی اجازت سے ہو، یعنی زکوۃ کی ادائیگی جائز ہو جائے گی، اس بنیاد پر کہ اس (زکوۃ دینے والے) کی طرف سے مالک بنانا پایا گیا اور قرض خواہ نائب ہونے کے اعتبار سے مقروض کی طرف سے قبضہ کرلے گا تو مقروض کا اپنا قبضہ کرنا ہی شمار ہو گا۔ (شامی مع در، جلد 3، صفحہ 342)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

14 شوال المکرم 1446ھ / 13 اپریل 2025ء

سائل: شاھد

فتوی نمبر: 2344

شرعی فقیر کو قرض معاف کرنے سے زکوۃ

سوال: ایک شخص کا کسی شرعی فقیر پر قرض تھا اس نے وہ قرض معاف کر دیا تو کیا اس قرض کی زکوۃ دینی ہوگی اور کیا وہ معاف کیا ہوا قرض زکوۃ میں شمار کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شرعی فقیر کو قرض معاف کیا تو جتنا قرض معاف کیا اس کی زکوۃ ساقط ہو جائے گی یعنی نصاب کا سال پورا ہونے پر اب اس معاف کئے قرض کی زکوۃ نہیں لیکن جو قرض معاف کیا اس کو زکوۃ میں شمار نہیں کر سکتے۔ تبیین الحقائق میں ہے: "لو كان له دين على فقير فابراه منه سقط زكاته عنه نوى به عن الزكاة او لم ينو لانه كالهلاك فلو ابراه عن البعض سقط زكاة ذلك البعض لما قلنا وزكاة الباقي لا تسقط عنه" یعنی: اگر کسی کا قرض تھا فقیر پر پھر اس کو معاف کر دیا تو اس کی زکوۃ ساقط ہو گئی چاہے اس سے زکوۃ کی نیت کرے یا نہ کرے اس لئے کہ وہ ہلاک ہونے کی طرح ہے اور اگر کچھ حصہ معاف کیا تو جتنا معاف کیا اس کی زکوۃ ساقط ہو گی اس وجہ سے جو ہم نے کہا اور باقی کی زکوۃ ساقط نہیں ہو گی۔ (تبیین الحقائق، جلد 1، صفحہ 258)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

25 شعبان المعظم 1446ھ / 24 فروری 2025ء

حج / عمرہ

فتوی نمبر:2356

طواف کا ایک چکر کر کے ایصال ثواب کرنا

سائل: بنت علی

سوال: کیا کعبہ کا صرف ایک چکر لگا کر اس کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

طواف کی حقیقت یہ ہے کہ عبادت کی نیت کے ساتھ کعبہ کے سات چکر لگائے جائیں، اس سے کم پر طواف کا اطلاق نہیں ہوتا بلکہ طواف چاہے نفلی ہی ہو اس کو شروع کر دیا تو پورا کرنا واجب ہے اور ادھورا چھوڑنا ناجائز و گناہ ہے بلکہ چار یا اس سے زیادہ چکر چھوڑنے پر دم اور چار سے کم پر ہر چکر کے بدلے ایک صدقہ فطر واجب ہے، لہذا سات سے کم چکر نہیں لگا سکتے اور چونکہ یہ کوئی نیکی نہیں بلکہ سات سے کم تو گناہ ہے تو اس کا ایصال بھی نہیں ہو سکتا، ہاں سات پورے کر کے ایصال کرنا بہت اچھا عمل ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "طواف اگرچہ نفل ہو، اس میں یہ باتیں حرام ہیں: (ان میں سے ایک) سات پھیروں سے کم کرنا"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 744)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "لو شرع فیہ او فی طواف التطوع یجب علیہ اتمامہ" ترجمہ: اگر کوئی طواف قدوم یا نفلی طواف شروع کر دے تو اس کو پورا کرنا اس پر واجب ہے۔ (المسلک المتقسط شرح المنسک المتوسط، صفحہ 389)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 رمضان المکرم 1446ھ / 02 مارچ 2025ء

فتوی نمبر:2393

طواف کے نوافل میں نیت کی تعیین

سائل: خان صاحب

سوال: کیا طواف کے نوافل میں مطلقا نفل کی نیت کر سکتے ہیں یا طواف کے بعد والے نفل کی تعیین ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

طواف کے بعد کے نفل واجب ہیں اور واجب میں نیت کی تعیین ضروری ہے۔ بحر الرائق میں ہے: " و رکعتا الطواف فلا بد من التعیین لاسقاط الواجب عنہ " یعنی: طواف کے دو نفل میں (نیت کی) تعیین ضروری ہے خود سے واجب کو ساقط کرنے کے لئے۔

(بحر الرائق، جلد 1، صفحہ 297)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

14 شوال المکرم 1446ھ / 13 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2327

احرام میں درخت کا پتا توڑنا

سائل: بنت اعجاز

سوال: حالت احرام میں درخت کا پتا توڑنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ حرم کے درخت چار قسم کے ہیں ان میں سے کفارہ صرف اس میں ہے جو بویا نہیں نہ ہی اس قسم کا لوگ بوتے ہیں، اس کے علاوہ میں کفارہ نہیں البتہ بغیر اجازت مالک کاٹا تو تاوان دینا ہو گا۔ درخت کے پتے توڑنے سے اگر درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ ارشاد الساری میں ہے: "﴿واما النوع الرابع فھو کل شجر نبت بنفسہ وھو من جنس مالا ینبتہ الناس﴾ ای عادۃ ﴿کام غیلان﴾۔۔﴿فھذا محظور القطع﴾ای قطع کلہ او بعضہ" یعنی: بہرحال چوتھی قسم تو ہر وہ درخت جو خود اگے اور اس قسم سے ہو جس کو عادۃً لوگ نہیں اگاتے جیسے ام غیلان تو اس کو حالت احرام میں کاٹنا ممنوع ہے۔ (ارشاد الساری، صفحہ 539)

بہار شریعت میں ہے: " درخت کے پتے توڑے اگر اس سے درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، ح6، صفحہ 1190)

اس کے کفارے سے متعلق عالمگیری میں ہے: "اذا قطع شجر الحرم وھو رطب فی حد النماء والزیادۃ فما ذا کان القاطع مخاطبا بالشرائع ان اشتری بقیمتہ طعاما تصدق علی الفقراء علی کل مسکین نصف صاع من حنطۃ فی ای مکان شاء وان شاء اشتری بھا ھدیا ویذبح فی الحرم ولا یجوز فیہ الصوم" ترجمہ: جب حرم کے درخت کو کاٹا اس حال میں کہ وہ تر ہو اور اضافہ کی حد میں ہو تو جس صورت میں کفارہ ہے اس کی قیمت کا غلہ خرید کر مساکین پر صدقہ کرے ہر مسکین کو نصف صاع (1920 گرام) گندم کسی بھی جگہ پر دے اور چاہے تو اس کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کرے۔ (ھندیہ، ج1، ص252)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 شعبان المعظم 1446ھ / 12 فروری 2025ء

قسم

فتوی نمبر:2333

خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں

سائل: شمس الدین

سوال: ایک جامعہ میں ریسکیو کورس کروایا گیا اور وہاں ان الفاظ سے عہد کروایا گیا جسے وہ حلف کا نام دے رہے تھے کہ **میں خدا کو حاضر ناظر جان کر ریسکیو ریسپانس ٹیم میں شمولیت کا عہد کرتا ہوں** (کہ جب ہماری ضرورت ہو گی ہم اپنی خدمات پیش کریں گے)؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کئے گئے جملوں کی ادائیگی سے قسم منعقد نہیں ہو گی کیونکہ یہ الفاظ قسم کے نہیں بلکہ وعدہ کے ہیں اگرچہ اسے حلف نامہ کہا جائے کیونکہ قسم کے باب میں اعتبار الفاظ قسم کا ہوتا ہے نہ کہ مقصد کا، یہاں یہ یاد رہے کہ اللہ پاک کو حاضر ناظر کہنا جائز نہیں۔ غمز عیون البصائر میں ہے: "الایمان مبنیة علی الالفاظ لا علی الاغراض "یعنی: قسمیں الفاظ پر مبنی ہوتی ہیں اغراض پر نہیں۔"
(غمز عیون البصائر، جلد1، صفحہ186)

فتاوی رضویہ میں ہے: "خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہوں گا ان الفاظ کو یمین سے کچھ تعلق نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد18، صفحہ461)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23شعبان المعظم1446ھ/22فروری2025ء

وقف

فتوی نمبر:2324

مسجد کے چندے سے مزدور کو انعام

سائل: محمد اشرف

سوال: مسجد میں کام کرنے والے مزدور کو اجرت کے علاوہ بطور انعام مسجد کے چندے سے کچھ دے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کے چندے کو عرف کے مطابق خرچ کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ مزدور کی مزدوری بھی عرف کے مطابق طے کی جائے گی، لہذا اس کو بطور انعام کچھ دینا ہو تو مسجد کے چندے سے نہیں دے سکتے، اپنی جیب سے یا کسی سے اس مقصد کے لئے مانگ کر دے سکتے ہیں۔ مفتی قاسم صاحب لکھتے ہیں: "چندہ کو عرف کے مطابق خرچ کرنے کا حکم ہے"

(وقف کے مسائل، صفحہ 229)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 شعبان المعظم 1446ھ / 10 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2347

مسجد کی آمدنی سے دفاتر کے اے سی کا بل

سائل: بنت محسن

سوال: مسجد کی آمدنی سے دینی کام کرنے والوں کے دفاتر میں اے سی لگوانا یا چندہ کی رقم سے اس کے اخراجات ادا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسجد کی آمدنی اور چندہ، مسجد اور اس کی ضروریات میں عرف کے مطابق خرچ کرنا ضروری ہے، اس کے علاوہ نیک کاموں میں بھی خرچ کرنا جائز نہیں، لہذا دینی کام کرنے والوں کے دفاتر میں اے سی لگوانا یا وہاں کے اخراجات مسجد کی آمدنی سے کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ امیر اہلسنت لکھتے ہیں: "مسجد کے نام پر ملا ہوا چندہ وہاں کے عرف کے مطابق استعمال کرنا ہو گا مثلا امام و مؤذن اور خادم کی تنخوائیں، مسجد کی بجلی کا بل عمارت مسجد یا اس کی اشیاء کی حسب ضرورت مرمت، ضرورت مسجد کی چیزیں مثلا لوٹے، جاڑو، پائیدان، بتی، پنکھے، چٹائی وغیرہ۔" (چندے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 26)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

27 شعبان المعظم 1446ھ / 26 فروری 2025ء

خواتین کے مسائل

فتوی نمبر:2316

نفل نماز میں حیض

سائل:ام سعد

سوال: اگر کسی کو فرض نماز کے دوران حیض آگیا ہو تو اس کی قضا لازم نہیں اگر نفل نماز کے دوران حیض آگیا تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی نے نفل نماز شروع کردی اور اس کو حیض آگیا تو اس نماز کی قضا اس پر لازم ہو گی۔عالمگیری میں ہے:"ولو افتتحت الصلاة فی آخر الوقت ثم حاضت لا یلزمها قضاء هذه الصلاة بخلاف التطوع"یعنی: اگر کسی نے آخری وقت میں نماز شروع کردی اور پھر اسے حیض آگیا تو اس کی قضا اس پر لازم نہیں برخلاف نفل کے (کہ اس کی قضا کرنی ہو گی)۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ42)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

07شعبان المعظم1446ھ/06فروری2025ء

فتوی نمبر:2325

حیض میں دعائے نصف شعبان

سائل: ام مریم

سوال: مخصوص ایام میں دعائے نصف شعبان پڑھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مخصوص ایام میں دعائے نصف شعبان کا وہ حصہ جس میں آیت ہے وہ نہیں پڑھ سکتے، باقی دعا پڑھنا جائز ہے بلکہ ثواب ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "حیض ونفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 379)

اسی میں ہے: "قرآنِ مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے۔" (صفحہ 379)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 شعبان المعظم 1446ھ / 10 فروری 2025ء

جائز/ناجائز

فتوی نمبر:2304

صرف سلام کہنا

سائل: راشد علی

سوال: کیا صرف سلام کہنے سے سلام ہو جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صرف سلام کہنے سے بھی سلام ہو جاتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ پورا سلام کیا جائے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "بعض کہتے ہیں سلام۔ اس کو بھی سلام کہا جا سکتا ہے قرآن مجید میں ہے کہ ملائکہ جب ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ﴿فَقَالُوْا سَلٰمًا﴾ (الحجر:52) انھوں نے آکر سلام کہا، اس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کہا یعنی اگر کسی نے کہا سلام تو سلام کہہ دینے سے جواب ہو جائے گا۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ465)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

03 شعبان المعظم 1446ھ / 02 فروری 2025ء

فتویٰ نمبر: 2307

آڈر دینے کے بعد قیمت میں اضافہ

سائل: حافظ شریف الحسنی

سوال: ایک شخص نے پکوان والے کو دیگ کا آڈر دیا بعد میں گوشت کی قیمت بڑھ گئی تو اس نے زیادہ پیسوں کا مطالبہ شروع کر دیا تو اس کا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایک مرتبہ سودا ہو جانے کے بعد پکوان والے کا زیادہ رقم کا مطالبہ کرنا جائز نہیں اگرچہ گوشت کی رقم میں اضافہ ہو گیا ہو، ہاں اگر پکوان والے کو نقصان ہو رہا ہے تو دیگ بننے سے پہلے باہمی رضامندی سے اس سودے کو ختم کر کے نیا سودا کیا جا سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "بیع ایجاب و قبول سے تمام ہو جاتی ہے، اور جب بیع صحیح شرعی واقع ہو لے تو اس کے بعد بائع یا مشتری کسی کو بے رضامندی دوسرے کے، اس سے یوں پھر جانا روا نہیں، نہ اس کے پھرنے سے وہ معاہدہ جو مکمل ہو چکا، ٹوٹ سکتا ہے، زید پر لازم ہے کہ مال فروخت شدہ تمام و کمال خریدار کو دے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 87)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 شعبان المعظم 1446ھ / 03 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2310

سائل: غلام محی الدین

ٹوکن دے کر پراپرٹی خرید کر آگے بیچنا

سوال: اگر کوئی شخص پراپرٹی کا سودہ کرے ٹوکن دے اور آگے کسی اور کو بیچ دے تو ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پراپرٹی چونکہ غیر منقولی ہوتی ہے اور غیر منقولی کو خرید کر قبضہ کیے بغیر بھی آگے بیچا جاسکتا ہے لہذا اگر کسی نے وہ جگہ ٹوکن دے کر خرید لی اور قبضہ سے پہلے آگے کسی کو نفع میں بیچ دی تو شرعا جائز ہے، لیکن یاد رہے کہ اس میں کسی قسم کا جھوٹ اور دھوکہ نہ ہو کہ بروکر بعض اوقات جان بوجھ کر دوسری پارٹی کو پھنسا دیتے ہیں اور خود نفع لے کر سائیڈ پر ہو جاتے ہیں۔ ھدایہ میں ہے: "ویجوز بیع العقار قبل القبض "یعنی: غیر منقولی چیز کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز ہے۔ (ھدایہ، جلد3، صفحہ59)

فتاوی رضویہ میں ہے: "جائداد غیر منقولہ لے کر پیش از قبضہ غیر بائع کے ہاتھ بیع کر دی تو جائز ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ594)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05شعبان المعظم1446ھ/04فروری2025ء

فتوی نمبر: 2315 — اعلیٰ حضرت کے ساتھ رضی اللہ عنہ — سائل: سعد مہون

سوال: آپ لوگ اعلیٰ حضرت کے ساتھ رضی اللہ عنہ کیوں لکھتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اعلیٰ حضرت کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا بالکل جائز ہے، شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ صحابی کے ساتھ جب رضی اللہ عنہ لکھا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے اللہ ان سے راضی ہوا اور جب غیر صحابی اگرچہ کتنے بڑے درجے کا ولی ہو اس کے ساتھ رضی اللہ عنہ دعائیہ معنی میں لکھا جاتا ہے یعنی اللہ ان سے راضی ہو۔ قرآن کریم میں اللہ پاک نے ہر متقی کے بارے میں فرمایا: "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ" ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔ (البینہ: 8)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "بزرگان دین کے ساتھ ترضی یعنی رضی اللہ عنہ کہنا اور لکھنا جائز ہے۔"

(فتاوی امجدیہ، جلد 4، صفحہ 345)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 شعبان المعظم 1446ھ / 05 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2321

ہاتھی کی ہڈی سے بنی تسبیح

سائل: اکرام خان

سوال: ہاتھی کی ہڈی سے بنی ہوئی تسبیح استعمال کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ہاتھی کی ہڈی صحیح قول کے مطابق پاک ہے اور اس سے بنی چیزیں استعمال کرنا جائز ہے۔ محیط برہانی میں ہے: "واما عظم الفيل روی عن محمد رحمة الله انه نجس لان الفيل لما يزكى كالخنزير فيكون عظمه كعظم الخنزير وروی عن ابی یوسف رحمة الله انه طاهر وهو الاصح" یعنی: اور بہر حال ہاتھی کی ہڈی سے متعلق امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ ناپاک ہے کیونکہ ہاتھی خنزیر کی طرح پاک نہیں ہو سکتا تو اس کی ہڈی کا حکم بھی خنزیز والا ہو گا اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ یہ پاک ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

(محیط برہانی، جلد 1، صفحہ 476)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 شعبان المعظم 1446ھ / 09 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2320

سائل:عبد القادر رانا

سانپ کی کینچلی

سوال: ہمارے ہاں سانپ کی کینچلی کے جوتے بنائے جاتے ہیں کیا یہ پاک ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سانپ کی جلد پر موجود سفید جالی جیسی جھلی جس کو کینچلی کہتے ہیں، یہ صحیح قول کے مطابق پاک ہے لہذا اس سے بنائے گئے جوتے خریدنا، بیچنا، استعمال کرنا سب جائز ہے۔ بحر الرائق میں ہے: "قميص الحية فهو طاهر كذا في السراج الوهاج" یعنی: سانپ کی کینچلی پاک ہے جیسا کہ سراج وہاج میں ہے۔ (بحر الرائق، جلد 1، صفحہ 105)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 شعبان المعظم 1446ھ/09 فروری 2025ء

فتویٰ نمبر: 2339

سائل: فرحان علی

رقم قرض دے کر گندم لینا

سوال: اگر کوئی شخص کچھ رقم ادھار لے تو کیا اس کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اتنی رقم کی گندم واپس کرنا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کرنسی چونکہ مثلی چیز ہے اور مثلی چیز جب قرض میں دی جائے تو لازم ہے کہ اس کی مثل ہی واپس کی جائے، کسی اور چیز کی واپسی کی شرط کر لینا جائز نہیں، ہاں! اگر شرط نہ کی جائے اور وقت واپسی قرض دینے والا گندم لینے پر راضی ہو جائے تو جائز ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "ہاں نوٹ قرض دینا جائز ہے۔۔۔۔ کہ وہ مثلی ہے اور مثل کے دینے ہی سے ادا کیا جائے گا کہ قرض کی یہی شان ہے بلکہ کوئی دین ادا نہیں کیا جاتا مگر اپنے مثل سے مگر یہ کہ طرفین (کسی دوسری چیز کے لینے دینے پر) راضی ہو جائیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 424)

کرنسی نوٹ کے مسائل میں ہے: "کسی دوسری چیز کے لینے دینے پر راضی ہونے سے مراد یہ ہے کہ قرض دیتے وقت اس کی شرط نہ لگائی ہو۔" (کرنسی نوٹ کے مسائل، صفحہ 87)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 شعبان المعظم 1446ھ / 23 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2368

سائل: امرایمن

گرلز ہاسٹل کا کاروبار

سوال: آج کل کئی لوگوں نے مختلف مقامات پر گرلز ہاسٹل کھولے ہوئے ہیں اس کا کاروبار کرنا کیسا؟ کئی مرتبہ عورتیں بغیر محرم کے دوسرے شہر سے آئی ہوئی ہوتی ہیں اور ہمیں پتا بھی ہوتا ہے پھر بھی ان کو رہائش دینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

گرلز ہاسٹل کا کام تو فی نفسہ جائز ہے کہ اصل تو اس میں رہائش دینے کی سروس ہے جو کہ جائز ہے اور اس میں خواتین کا بغیر محرم رہنا یا دوسرے شہر سے بغیر محرم کے سفر کر کے آنا ان کا اپنا فعل ہے، ان کے گناہ کا وبال انہی کے اوپر ہوگا، اس سے گرلز ہاسٹل کا کام ناجائز نہیں ہو جائے گا نہ ہی اس کی آمدنی حرام ہوگی، البتہ اس طرح کے لوگوں کو چاہیے کہ ایسے مقامات پر فحاشی اور عریانی نہ ہونے دیں اور اس کو روکنے کے لئے کوشش کریں۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص کسی نامحرم عورت کے ساتھ رہنا چاہتا ہے اور مکان کرایہ پر لیتا ہے اس کو کرایہ پر مکان دینا کیسا؟ تو اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "جائز ہے اگرچہ معصیت کا خوف نہیں بلکہ صراحۃ معصیت کرتا ہے، یہ اپنی جائز نیت سے کرایہ پر دے، اس کی معصیت کا وبال اس پر ہے، عمرو پر کوئی مؤاخذہ نہیں، لتحلل فعل فاعل مختار، قال اللہ تعالی لاتزرُ وازرۃ وزر اخری، فاعل مختار کا فعل درمیان میں آنے کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 446)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

09 رمضان المکرم 1446ھ / 10 مارچ 2025ء

فتوی نمبر:2380

درود اللہ کا وظیفہ ہے کہنا کیسا

سائل: واصف خان

سوال: درود و سلام اللہ کا بھی وظیفہ ہے کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

"درود پاک اللہ کا بھی وظیفہ ہے" ایسا کہنا درست نہیں کہ اولا لفظ وظیفہ اللہ پاک کے شایان شان نہیں اور ہمارے عرف میں مستقل پڑھے جانے والے اذکار کو وظیفہ کہا جاتا ہے اور اللہ پاک پڑھنے سے پاک ہے اور آیت کریمہ میں جو اللہ پاک کے درود بھیجنے کا ذکر ہے وہاں مراد رحمتیں نازل فرمانا ہے۔ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "جب اس (صلوۃ) کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کی جائے تو مراد "رحمت" ہوتی ہے۔"

(تفسیرات احمدیہ مترجم، صفحہ 845)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

08 شوال المکرم 1446ھ/07 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2384

وقاص نام رکھنا

سائل:عاطف خان

سوال: وقاص نام رکھنا کیسا؟ کیا یہ کسی صحابی کا نام ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

وقاص نام رکھنا بالکل جائز ہے اور یہ صحابہ کا بھی نام ہے۔ اسد الغابہ میں وقاص نامی تو صحابہ کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ اسد الغابہ میں ہے:"وقاص بن قمامہ وعبد اللہ بن قمامہ السلمیان :لھما ذکر فی حدیث عمرو بن حزم۔۔ وقاص بن المجزز المدلجی۔ ذکر غیر واحد من اھل العلم انہ قتل فی غزوۃ ذی قرد" (اسد الغابہ، صفحہ 1242،1243)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

10 شوال المکرم 1446ھ /09 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2386

سائل: رؤوف اعظم

زقوم (تھوہڑ) کھانا

سوال: بعض لوگ زقوم کا پھل شوق سے کھاتے ہیں تو کیا یہ کھانا جائز ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جہنم کا درخت ہے اس لئے اس کا کھانا اور خرید وفروخت جائز نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زقوم یعنی تھوہڑ دنیا میں بھی کہیں کہیں پایا جاتا ہے لیکن بعض لوگ غلط فہمی میں اسٹابیری کو زقوم سمجھتے ہیں، بہر حال اگر کسی کو واقعی زقوم کا پھل مل بھی جائے تو بھی اس کھانا اور اس کی خرید وفروخت جائز ہے اگرچہ یہ جہنمیوں کو کھلایا جائے گا لیکن دنیا میں اس کو کھانے کے حوالے سے کوئی ممانعت نہیں۔ تفسیر آلوسی میں ہے: "والزقوم اسم شجرة صغيرة الورق مرة كريهة الرائحة ذات لبن اذا اصاب جسد انسان تورم تكون فی تهامة وفی البلاد المجدبة المجاورة للصحراء" ترجمہ: زقوم ایک درخت کا نام ہے جس کے پتے چھوٹے ہوتے ہیں کڑوا دودھ کی سی بدبو والا ہوتا ہے جب انسان کے جسم کو لگتا ہے تو اس کو ورم آجاتا ہے یہ تھامہ میں اور بنجر صحراؤں کے قریب ہوتا ہے۔

(تفسیر آلوسی، الصافات، تحت الآیۃ:62)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 شوال المکرم 1446ھ / 10 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2396

جانوروں میں مضاربت

سائل:فضیل عطاری

سوال: ایک شخص دوسرے کو جانور خرید کر دے گا اور وہ اس کی دیکھ بھال کرے گا پھر جب یہ بک جائیں گے تو نفع آدھا آدھا تقسیم ہو جائے گا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سوال میں ذکر کیا گیا طریقہ جائز نہیں کیونکہ یہ اجارہ کی صورت ہے اور اس میں اجارہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اجارہ فاسدہ ہے۔اس کام کو کرنے کے چند درست طریقے ہیں۔پہلا **مضاربت:** یہ ہے کہ رقم کا مالک دوسرے شخص کو رقم دے دے تاکہ وہ اس سے جانور خریدے اور اس کے اخراجات بھی اسی رقم سے کرے اور نفع کا فیصد آپس میں طے کرلیں اور جب جانور بک جائیں تو اخراجات نکال کر جو نفع ہو وہ تقسیم کرلیں۔دوسرا **اجارہ:** جانور کا مالک دوسرے شخص کو اجارہ پر رکھ لے اور اجارہ و کام وغیرہ سب طے کرلے، اجیر اپنے کام کے بدلے معلوم اجرت کا مستحق ہو گا اور کسی نفع کا نہیں۔تیسرا **اشراکت:** دونوں فریق رقم ملا کر جانور خریدیں اور نفع طے کرلیں یا پھر جانور کا مالک دوسرے کو آدھے جانور کی ملکیت میں شامل کرلے، اب جو نفع ہو گا وہ آدھا آدھا تقسیم ہوسکے گا۔بہار شریعت میں ہے:"ایک شخص کی گائے ہے اس نے دوسرے کو دی کہ وہ اسے پالے چارہ کھلائے نگہداشت کرے اور جو بچہ پیدا ہو اس میں دونوں نصف نصف کے شریک ہوں گے تو یہ شرکت بھی فاسد ہے،بچہ اس کا ہو گا جس کی گائے ہے اور دوسرے کو اسی کے مثل چارہ دلایا جائے گا،جو اسے کھلایا اور نگہداشت وغیرہ جو کام کیا اس کی اجرتِ مثل ملے گی۔ . . . اس کے جواز کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ گائے بکری مرغی وغیرہ میں آدھی دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالیں اب چونکہ ان جانوروں میں شرکت ہوگئی بچے بھی مشترک ہوں گے۔" (بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 512)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

15 شوال المکرم 1446ھ/14 اپریل 2025ء

وراثت

فتوی نمبر:2326

سائل: شیخ ابراھیم

بیوہ دو بیٹے چار بیٹیاں

سوال: میرے والد صاحب کا انتقال ہوا ان کے وارثین میں دو بیٹے چار بیٹیاں اور بیوہ ہیں ان کے والدین پہلے فوت ہو چکے ہیں؟ یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ میت کے ترکہ سے سوئم کے کھانے کا اہتمام کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر سائل کی طرف سے دی گئی معلومات درست ہے تو تجہیز و تکفین کے بعد اگر قرض ہو تو اس کی ادائیگی کی جائے گی پھر وصیت ہو تو تہائی سے اس کے نفاذ کے بعد کل مال کے 64 حصے ہوں گے جس میں سے بیوہ کو 8 حصے ملیں گے، ہر بیٹے کو 14 اور ہر بیٹی کو 7 حصے ملیں گے۔ **میت کے مال سے سوئم وغیرہ کا کھانا حرام ہے**، البتہ سارے وارثین بالغ ہوں اور راضی ہوں تو غریبوں کو کھلایا جا سکتا ہے جبکہ دعوت مقصود نہ ہو۔ قرآن میں ہے: "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" "ترجمہ: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے، اور فرمایا: "فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ" "ترجمہ: پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے۔ (النساء:12)

مسئلہ از 8x8=64 میــــــــــــــــــــت

بیوہ	2 بیٹے	4 بیٹیاں
ثمن	عصبـــــــــــــــــــہ	
8	28 (ہر بیٹے کو 14)	28 (ہر بیٹی کو 7)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 شعبان المعظم 1446ھ / 12 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2332

بیٹی دو بہنیں دو بھائیوں میں وراثت

سائل: اکرام مدنی

سوال: ایک عورت کا انتقال ہو گیا اس کا شوہر پہلے فوت ہو گیا تھا والدین دادا دادی نانی بھی پہلے فوت ہو چکے تھے اور دو بہنیں بھی پہلے فوت ہو چکی تھیں اب اس کے وارثوں میں ایک بیٹی دو بھائی اور دو بہنیں ہیں وراثت کیسے تقسیم ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر یہ معلومات درست ہیں تو تجہیز و تکفین کے بعد قرض ہونے کی صورت میں اس کی ادائیگی اور وصیت کی صورت میں تہائی سے اس کے نفاذ کے بعد کل مال کے 12 حصے ہوں گے جس میں سے بیٹی کو 6، ہر بھائی کو 2 اور ہر بہن کو 1 حصہ ملے گا۔ قرآن میں ہے: "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ۔۔ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ" ترجمہ: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔۔ اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا حصہ ہے۔ (النساء:12)

مسئلہ از 2x6=12 میـــــــــــــــــــــت

بیٹی	2 بھائی	2 بہنیں
نصف	عصبـــــــ	ـــــــہ
6	4 (ہر بھائی کو 2)	2 (ہر بہن کو 1)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 شعبان المعظم 1446ھ / 22 فروری 2025ء

فتوی نمبر: 2331

سائل: بنت صدیق

رخصتی سے پہلے شوہر کا انتقال ہو گیا تو وراثت

سوال: اگر لڑکی کا نکاح ہو گیا مگر رخصتی نہیں ہوئی اور شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا وہ حصہ پائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نکاح صحیح ہو جائے تو اگرچہ رخصتی نہ ہوئی ہو عورت شوہر کی میراث سے حصہ پائے گی۔ در مختار میں ہے: "﴿ویستحق الارث﴾۔۔﴿بنکاح﴾صحیح" یعنی: اور نکاح صحیح کے سبب وراثت کا استحقاق ہو گا۔

اس کے تحت شامی میں ہے: "ولو بلا وطء ولا خلوۃ اجماعا" یعنی: اگرچہ وطی یا خلوت نہ ہوئی ہو۔ (در مع شامی، جلد 10، صفحہ 532، 533)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 شعبان المعظم 1446ھ / 22 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2306

شوہر اور والدین میں وراثت

سائل: محمد اقبال

سوال: ایک عورت کا شادی کے کچھ دنوں بعد انتقال ہو گیا اس کے وارثین میں شوہر ماں اور باپ ہیں قرض نہیں تھا نہ کوئی وصیت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایة الحق و الصواب

اگر سوال کرنے والے کی طرف سے یہ معلومات درست دی گئی ہیں تو کل مال کے 6 حصے ہوں گے ان میں سے 3 شوہر کو، 1 ماں کو اور 2 باپ کو ملیں گے۔

مسئلہ از 6 میــــــــــــــــــــــــــت

شوہر	ماں	باپ
نصف	ثلث الباقی	عصبہ
3	1	2

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 شعبان المعظم 1446ھ / 03 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2305

دو بھائیوں اور چار بہنوں میں وراثت

سائل: بلال

سوال: میرے چچا کا انتقال ہو گیا ہے ان کی زوجہ کو انہوں نے شادی کے کچھ عرصہ بعد ہی طلاق دے دی تھی والدین ان کے پہلے فوت ہو چکے ہیں اور اولاد ان کی کوئی نہیں ان پر قرض نہیں تھا نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی ہے ان کے 2 بھائی اور 4 بہنیں حیات ہیں ایک بھائی کا انتقال ان سے پہلے ہو گیا تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر سوال کرنے والے کی طرف سے یہ معلومات درست دی گئی ہیں تو چچا کے کل مال کو 8 حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اس میں سے ہر بھائی کو دو دو اور ہر بہن کو ایک ایک حصہ دیا جائے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" ترجمہ: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر (النساء:12)

مسئلہ از 8 میـــــــــــــــت

2 بھائی	4 بہنیں
عصبـــــــــــــــہ	
4 (ہر بھائی کو:2)	4 (ہر بہن کو:1)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 شعبان المعظم 1446ھ / 03 فروری 2025ء

فتوی نمبر:2389

دو بیٹوں اور ایک بیٹی میں وراثت اور بہو کو ہبہ

سائل: ادریس ضیائی

سوال: ایک شخص کا انتقال ہوا اس کے وارثوں میں ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں اس کی زوجہ اور ماں باپ دادا دادی پہلے فوت ہو چکے ہیں اس کی ایک بلڈنگ تھی جس میں اس کا بیٹا اور بہو رہتے تھے اس بلڈنگ کا آدھا حصہ اس نے گواہوں کے سامنے اپنی بہو کو ہبہ کر دیا وہ اس جگہ پر نہیں رہتا تھا اس کی تحریر بھی موجود ہے۔ اب اس بلڈنگ کے دو لاکھ ریال آئے ہیں وہ کیسے تقسیم ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

چونکہ وہ جگہ قابل تقسیم تھی اور مرحوم کا اس جگہ میں تصرف نہیں تھا اور اس کی بہو کا قبضہ بھی تھا لہذا یہ ہبہ تام ہو گیا اور مرحوم کے کہنے مطابق آدھی بلڈنگ اس کی بہو کی ملک ہو گی، لہذا 2 لاکھ ریال میں سے ایک لاکھ ریال بہو کا ہو گا باقی ایک لاکھ میں وراثت اس طرح جاری ہو گی کہ کل مال کے 5 حصے ہوں گے جس میں بیٹوں کو 2 2 اور بیٹی کو ایک حصہ ملے گا، اس اعتبار سے بیٹی کو 20 ہزار ریال اور ہر بیٹے کو 40 ہزار ریال ملیں گے۔

مسئلہ از 5 میت

2 بیٹے	1 بیٹی
عصبہ	
4 حصے	1 حصہ

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

12 شوال المکرم 1446ھ / 11 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2323

شوہر 3 بیٹیاں ماں 2 بھائی اور 6 بہنیں

سائل: عبد اللہ

سوال: ایک عورت کا انتقال ہوا اس کے وارثین میں شوہر، تین بیٹیاں، ماں، دو بھائی اور چھ بہنیں ہیں؟ انتقال سے 8 ماہ پہلے بیوی کو گھر دلانے کے لئے اس کا سونا بیچا تھا کہ بعد میں اس کو واپس کر دوں گا اس کی کیا صورت ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر سائل کی طرف سے یہ معلومات درست ہیں تو قرض ہونے کی صورت میں اس کی ادائیگی اور وصیت کی صورت میں تہائی سے اس کے نفاذ کے بعد کل مال کے عول کے بعد 39 حصے ہوں گے جس میں سے شوہر کو 9، ماں کو 6، ہر بیٹی کو 8 حصے ملیں گی، بھائی بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ جو رقم اس نے بیوی سے لی تھی وہ اس کے اوپر قرض تھی کیونکہ سوال میں واپس دینے کی صراحت موجود ہے، لہذا وہ رقم اب تمام وارثین یں بیان کردہ حصوں کے مطابق تقسیم ہو گی۔

مسئلہ از 12 عول 13 3x13=39 میــــــــــــــــــــــــــــــت

شوہر	3 بیٹیاں	ماں	2 بھائی	6 بہنیں
ربع	ثلثان	سدس	محروم	
9	24 (ہر بیٹی کو: 8)	6	0	

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 شعبان المعظم 1446ھ / 10 فروری 2025ء

متفرق

فتویٰ نمبر: 2340

فاروق اعظم کی مونچھیں

سائل: فیاض عطاری

سوال: کیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مونچھیں سائیڈوں سے بڑی تھیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مونچھیں درمیان سے پست اور سائیڈوں سے بڑی ہوتی تھیں۔ معرفۃ الصحابہ میں ہے: "سبلتہ کثیرۃ الشعر اطرافھا صھبۃ" ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہ کی مونچھیں دائیں بائیں سے بڑی تھیں اور ان میں بھوراپن تھا۔ (معرفۃ الصحابہ، جلد 1، صفحہ 69)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

24 شعبان المعظم 1446ھ / 23 فروری 2025ء